عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

تحفظِ ختمِ نبوّت
ہماری ذمہ داریاں

جلد: ۴۱ | ۱۶تا۲۲/ذوالقعدہ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۶تا۲۲/جون۲۰۲۲ء | شمارہ: ۲۳

قادیانیت کا مکروہ چہرہ

حج احکام و مسائل

مولانا قاری محمد یعقوب عثمانی کا سانحۂ ارتحال

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

وراثت کی تقسیم

س:......کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کی ملکیت میں ایک مکان ہے، جس کی مالیت تقریباً ساٹھ لاکھ روپے ہے۔ اس شخص کا ایک بیٹا اور چھ بیٹیاں تھیں، ایک بیٹی کا انتقال اس کی حیات میں ہوگیا تھا۔ اب اس کی تین بیٹیوں اور ایک بیٹا کا انتقال ہوا ہے، اب یہ شخص مرگیا ہے، اس کے دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ اس شخص کی تین بہنیں دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں حیات ہیں۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ یہ مکان ان ورثا کے درمیان کس طرح تقسیم ہوگا؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں تقسیم کرکے اللہ کے ماجور بن جائیں۔

ج:......صورت مسؤلہ میں مرحوم عمر کے کُل ترکہ کو 7 حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، جس میں سے ایک حصہ مرحوم کی ہر ایک بیٹی کو اور دو حصے مرحوم کے بیٹے کو ملیں گے۔ مرحوم کی ایک بیٹی کا انتقال اس کی زندگی میں ہی ہوگیا تھا، اس لئے وہ مرحوم کی وارث نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ پانچوں بیٹیاں وارث ہیں جو انتقال کرگئی ہیں، ان کا حصہ ان کے ورثاء کو ملے گا جو زندہ ہیں، وہ خود وصول کریں گی۔ اسی طرح مرحوم کے بیٹے سراج کا حصہ بھی ان کے ورثا کے درمیان تقسیم ہوگا، یعنی ان کے حصہ کو اور کُل ترکہ کو 72 حصوں میں تقسیم کریں گے۔ جس میں سے 9 حصے سراج مرحوم کی بیوہ کو اور 7،7 حصے سراج کی ہر ایک بیٹی کو جبکہ 14،14 حصے سراج کے ہر ایک بیٹے کو ملیں گے۔ یعنی اگر مکان ساٹھ لاکھ روپے میں فروخت کریں گے تو مرحوم عمر کی ہر ایک بیٹی کو 857142.85 روپے ملیں گے، جبکہ سراج کو 1714285.71 روپے ملیں گے، پھر سراج کے حصہ کو 72 حصوں میں تقسیم کریں گے، جس میں سے 9 حصے بیوہ کو یعنی 23809.52 روپے اور ہر ایک بیٹی کو 7 حصے یعنی 166666.66 روپے جبکہ ہر ایک بیٹے کو 14 حصے یعنی 333333.33 روپے ملیں گے۔ عمر کی جن دو بیٹیوں کا انتقال عمر کے بعد ہوا ہے، ان کا حصہ ان کے ورثا کے درمیان تقسیم ہوگا۔ ان کے ورثا تک ان کا حصہ پہنچادیں، وہ شریعت کے مطابق اپنے اپنے حصے کے وارث ہوں گے۔ اس سوال میں ان کے ورثا کی تفصیل موجود نہیں ہے، اس لئے ان کے حصہ کو تقسیم نہیں کیا گیا۔

مسجد عائشہ سے عمرہ کا احرام باندھنا

س:......طواف کرنا زیادہ افضل ہے یا مسجد عائشہ تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کرنا افضل ہے؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ تنعیم سے عمرہ کے بجائے طواف کریں وہ زیادہ افضل ہے۔

ج:......طواف کرنا زیادہ افضل ہے، مگر شرط یہ ہے کہ عمرہ کرنے پر جتنا وقت خرچ ہوتا ہے، اتنا وقت یا اس سے زیادہ طواف پر خرچ کرے تو طواف افضل ہوگا، ورنہ عمرہ کی جگہ ایک دو طواف کر لینے کو افضل نہیں کہا جاسکتا۔ اگر کوئی تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کرنا چاہے تو کرسکتا ہے اور جتنی بار چاہے تنعیم سے اسی طرح عمرہ ادا کرسکتا ہے، اس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
مجلس

جلد:۴۱ ۱۶تا۲۲ر ذوالقعدہ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۶تا۲۲ر جون۲۰۲۲ء شمارہ:۲۳

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا اللہ وسایا

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد
امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

اس شمارے میں!

مولانا قاری محمد یعقوب عثمانیؒ کا وصال	۴	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
حج کے احکام و مسائل	۵	مولانا ندیم احمد انصاری
عیسائی پادریوں سے چند سوالات (۵)	۸	حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی
اجیر خاص کی چند کوتاہیاں اور ان کا علاج	۱۱	مولانا مفتی ذاکر حسن نعمانی
تزکیہ و احسان... کارِ نبوت کا اہم شعبہ (۲)	۱۵	حضرت مولانا مفتی خالد محمود
قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ (۲)	۱۸	حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ
قادیانیت کا مکروہ چہرہ	۲۱	امامہ خالد
تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں	۲۳	مولانا مفتی عمران خان قاسمی

زرِ تعاون
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

حضرت مولانا قاری محمد یعقوب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

۲۶، ۲۷؍رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ کی درمیانی شب دو بجے رات مطابق ۲۸؍اپریل ۲۰۲۲ء کو مدینہ ٹاؤن فیصل آباد جامعہ عثمانیہ قاسم العلوم کے بانی و مہتمم اور جمعیت علماء اسلام فیصل آباد کے رہنما حضرت قاری محمد یعقوب عثمانی وصال فرما آخرت ہوگئے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون!

ضلع جھنگ کے معروف قصبہ چنڈ بھروانہ کے قریب ''ساج وال'' کی بستی ابوالخیر ہاشمی، تھانہ حسن کے ہاشمی برادری کے شیر محمد صاحب کے ہاں ۱۹۵۸ء میں حضرت قاری محمد یعقوب پیدا ہوئے۔ آپ نے قرآن مجید حفظ وناظرہ، قرأت اور ابتدائی چند سال درس نظامی کی تعلیم جامعہ علوم شرعیہ جھنگ صدر میں حضرت مولانا سید صادق حسین شاہؒ کی سرپرستی میں حاصل کی۔ ۱۹۷۹ء میں دارالعلوم پیپلز کالونی حضرت مولانا مفتی زین العابدینؒ کی سرپرستی میں درجہ حفظ میں پڑھاتے رہے۔ لاہور پاور ہاؤس کالونی شاہدرہ میں بھی کچھ عرصہ تدریس وامامت وخطابت کا فریضہ انجام دیا۔ اس کے بعد گوکھووال ملت روڈ فیصل آباد میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ گوکھووال میں قادیانی فتنہ کے اثرات تھے۔ یہیں سے عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کا مشن اپنالیا۔ ۱۹۹۰ء میں پیپلز کالونی میں ایک مکان کرایہ پر لے کر حفظ القرآن کی کلاس جاری کی۔ ۱۹۹۷ء میں مدینہ ٹاؤن مدرسہ قاسم العلوم عثمانیہ کی تعمیر کے بعد یہاں منتقل ہوگئے۔ پھر عمر بھر یہیں کے ہوکر رہ گئے۔ اس ادارہ میں حفظ وناظرہ بنین وبنات کی اب بھی تعلیم ہوتی ہے۔ آپ عمر بھر ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام کے ساتھ وابستہ رہے۔ حضرت مولانا حق نواز جھنگویؒ بھی جمعیت علماء اسلام سے وابستہ تھے۔ انہوں نے سپاہ کی نیو رکھی تو فیصل آباد کے پہلے سپاہ کے صدر قاری محمد یعقوب عثمانی کو مقرر کیا۔ آپ کی طبیعت میں اعتدال تھا۔ تمام تر اپنے مسلک کی جماعتوں کے اکابر کے ساتھ والہانہ عقیدت واحترام کا رشتہ قائم رکھا۔

ابتداء میں حضرت درخواستی مرحوم سے بیعت ہوئے۔ پھر حضرت خواجہ خان محمدؒ سے روحانی تعلق قائم کیا۔ اس کے بعد مولانا عبدالحفیظ مکیؒ سے تعلق رکھا۔ حضرت قاری محمد یعقوبؒ شوگر کے عرصہ سے مریض تھے۔ جس کی زیادتی کے باعث عرصہ تین سال سے بستر علالت پر رہے۔ لیکن زندگی بھر پہلے چنیوٹ، پھر چناب نگر ختم نبوت کانفرنس میں کبھی ناغہ نہیں ہونے دیا۔ ۷؍اکتوبر ۲۰۲۱ء کو قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان کے اسٹیڈیم میں جنوبی پنجاب کی ختم نبوت کانفرنس میں علالت ومعذوری کے باوجود بڑے اصرار وتکرار سے صاحبزادوں کو آمادہ کرکے شرکت کی۔ اسٹیج پر تشریف فرما رہے۔ پوری کانفرنس میں بڑی دلجمعی اور محبت واخلاص کے ساتھ شرکت فرمائی۔

رمضان المبارک ۲۷ کی شب، شب جمعہ، آپ کی آخرت کی پہلی شب قرار پائی۔ ضلع بھر کے علماء، اہل علم، حفاظ وقراء، ائمہ وخطباء اور دینی نمایاں شخصیات نے آپ کے جنازہ میں شرکت کی۔ قاری صاحب سراپا اخلاص شخصیت تھے۔ معتدل طبیعت پائی تھی۔ زندگی کے آخری دس سالوں سے تمام جماعتوں سے تعلق منقطع کرکے صرف جمعیت علماء اسلام اور ختم نبوت مشن کے لئے اپنے آپ کو بڑی ثابت قدمی کے ساتھ وقف کرلیا تھا۔ تمام عوارض کے باوجود عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ان کی خدمات اور اس پر استقامت ومداومت قابل رشک تھے۔ ایسے مخلص ومحبّ عالم، حافظ، قاری رہنما کا اٹھ جانا واقعی صدمہ کا باعث ہے۔ حق تعالیٰ ان کے صاحبزادہ مولانا قاری محمد عبداللہ عثمانی کو ان کا صحیح معنی میں جانشین بنائے۔ مرحوم کے جاری کردہ خیر کے تمام امور آب وتاب کے ساتھ جاری وساری اور ترقی پر گامزن رہیں۔ آمین! حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ آمین!

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیّدنا محمد و علیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

حج کے احکام ومسائل

مولانا ندیم احمد انصاری

اسلام کے جو پانچ ارکان ہیں، ان میں ایک اہم رکن ''حج'' ہے،شریعت کی اصطلاح میں مخصوص زمانے میں، مخصوص فعل سے، مخصوص مکان کی زیارت کرنے کو حج کہتے ہیں۔

فرضیتِ حج

قرآن کریم میں حج کی فرضیت کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا گیا:

''وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ۔'' (آل عمران:۹۷)

لوگوں پر اللہ کا حق یعنی فرض ہے کہ جو اس گھر (کعبہ بیت اللہ) تک جانے کا مقدور رکھے وہ اس کا حج کرے اور جو اس حکم کی تعمیل نہ کرے گا تو اللہ بھی اہلِ عالم سے بے نیاز ہے۔

حج کی فرضیت پر امت کا اجماع ہے۔ یہ زندگی میں ایک مرتبہ ہر اس مسلمان پر فرض کیا گیا ہے، جس میں اس کے شرائط پائے جاتے ہوں۔

حج کے فضائل:

حج کے فضائل احادیث میں بڑی کثرت سے وارد ہوئے ہیں، یہاں صرف بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: جو شخص رضائے الٰہی کے لئے حج کرتا ہے، اس طرح کہ اس میں کسی قسم کی فحش اور برائی کی بات نہ کرے اور کسی قسم کی معصیت اور گناہ میں مبتلا نہ ہو تو وہ حج کے بعد اپنے گھر، گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر واپس لوٹے گا، جس طرح پیدائش کے وقت ماں کے پیٹ سے گناہوں سے پاک دنیا میں آیا تھا۔

حج کی قسمیں:

حج کی تین قسمیں ہیں؛

(1) افراد: فقط حج کا احرام باندھنا، اسے 'افراد' کہتے ہیں۔

(2) قران: حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باھنا، اسے 'قران' کہتے ہیں۔

(3) تمتّع: اوّل حج کے مہینوں میں عمرہ ادا کرے، پھر گھر لوٹے بغیر اسی سال حج کا احرام باندھ کر حج کرے، اسے 'تمتّع' کہتے ہیں۔

حج کی تینوں قسمیں جائز ہیں، مگر حنفیہ کے نزدیک سب سے افضل قران ہے، اس کے بعد تمتّع، اس کے بعد افراد۔

حج میں تاخیر پر وعید:

جس طرح حج کرنے پر فضائل کی کثرت ہے، اسی طرح اس عظیم ترین عمل سے کوتاہی برتنے پر سخت وعید بھی وارد ہوئی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص باوجود استطاعت کے حج نہ کرے، اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے، چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔''

حج کس پر اور کب؟

ہر اس شخص پر حج فرض ہو جاتا ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے اتنا مال عطا فرمایا ہو جس سے وہ اپنے وطن سے مکّہ مکرمہ تک آنے جانے اور وہاں کے اخراجات پر قادر ہو اور واپس آنے تک اپنے اہل وعیال اور بیوی بچوں وغیرہ کے مصارف بھی با آسانی برداشت کر سکتا ہو اور راستے میں کوئی رکاوٹ بھی نہ ہو، مثلاً: حکومت کی طرف سے سفر کی منظوری، ویزا اور سواری اور ٹکٹ کی فراہمی اور دشمن وغیرہ کے خطرات سے مامون ہو وغیرہ۔ ان تمام سہولیات کے ساتھ عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ حج فرض ہوتا ہے۔

عورت اور حج؟

عورت پر حج فرض ہونے کے لئے ذاتی صَرفے کے علاوہ ساتھ میں جانے والے محرم کا سفرِ خرچ بھی میسر ہونا لازم ہے، ورنہ عورت پر حج فرض نہیں ہوگا لیکن یہ حکم اس وقت ہوگا جب کہ اس عورت کا یہ سفر، شرعی سفر یعنی 3 دن یا اس سے زیادہ مسافت کا ہو۔

عورت کے ساتھ اس کا شوہر سفرِ حج پر جائے گا یا اس عورت کا کوئی محرم، لہٰذا! اگر محرم یا شوہر عورت کے ساتھ سفر کے لئے میسر نہ ہو، تو

عورت پر حج فرض نہیں ہوگا۔ پس اگر مسافت، شرعی مسافت سے کم ہوتو اس عورت کو بغیر محرم کے یا بغیر شوہر کے بھی حج کے لئے جانا فرض ہے، البتہ! اگر کسی فساد وغیرہ کا اندیشہ ہوتو پھر اس شرعی مسافت سے کم میں بھی عورت کو بغیر شوہر یا محرم کے سفر کرنا مکروہ ہے اور ملا علی قاریؒ نے فرمایا ہے کہ اس زمانے کے لوگوں کے فساد کی وجہ سے اسی قول پر فتویٰ دیا جائے گا۔

حج کے فرض ہونے کی شرطیں:

حج ہر اس مرد، عورت پر عمر میں ایک مرتبہ فرض عین ہے، جس کے اندر مندرجہ ذیل شرائط مکمل طور پر پائی جاتی ہوں: (1) مسلمان ہونا، (2) عاقل ہونا، (3) بالغ ہونا، (4) آزاد ہونا، (5) حج کی استطاعت ہونا، (6) حج کا وقت ہونا۔

حج کے ارکان:

حج کے دو رکن ہیں: (1) طواف زیارت، (2) وقوفِ عرفہ اور ان دونوں میں زیادہ اہم اور اقویٰ وقوفِ عرفہ ہے۔

حج کے فرائض:

حج کے اصل فرض تین ہیں: (1) احرام یعنی حج کی دل سے نیت کرنا اور تلبیہ: ’’لَبَّیکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ، لَبَّیکَ لَاشَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیکَ لَکَ‘‘ پڑھنا۔ (2) وقوف عرفہ یعنی 9 ذوالحجہ کی صبح صادق تک عرفات میں کسی وقت ٹھہرنا، اگرچہ ایک ساعت ہی ہو۔ (3) طواف زیارت کرنا، جو دسویں ذوالحجہ کی صبح سے بارھویں ذوالحجہ کے درمیان، سر کے بال منڈوانے یا کتروانے کے بعد کیا جاتا ہے۔ ان تینوں فرضوں میں سے اگر کوئی چیز چھوٹ جائے تو حج صحیح نہیں ہوگا اور اس کی تلافی دم یعنی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہوسکتی۔ ان تینوں فرائض کا ترتیب وار ادا کرنا اور ہر فرض کو اس کے مخصوص مکان اور وقت میں ادا کرنا بھی واجب ہے۔ وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کا ترک کرنا بھی واجب ہے، بلکہ فرائض کے ساتھ ملحق ہے۔

حج کے واجبات:

حج میں مندرجہ ذیل امور واجب ہیں:

(1) مزدلفہ میں وقوف کرنا، خواہ تھوڑی دیر ہو اور اس کا وقت 10 ذوالحجہ کی صبح صادق اور طلوعِ شمس کے درمیان ہے۔ اس کو ترک کر دینے سے دم واجب ہوتا ہے۔ (2) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا، اس کے ترک کردینے سے بھی دم واجب ہوتا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ سعی واجب اور حضرت امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک یہ رکن اور فرض میں داخل ہے۔ (3) رمی جمرات یعنی قربانی کے دنوں میں 3 مرتبہ شیطان کو کنکریاں مارنا، کسی نے ایک دن کی رمی ترک کردی ہو یا تینوں دن کی، ایک ہی دم واجب ہوتا ہے۔ (4) قارن و متمتع کا قربانی کرنا، لہٰذا! اگر قربانی کے بغیر احرام کھول دیا تو دم لازم ہوگا۔ (5) حلق یعنی سر کے بال منڈانا (مردوں کے لئے) یا تقصیر یعنی بال کتروانا، اگر کوئی حلق یا قصر کیے بغیر احرام کھول دے گا، تو دم لازم ہوگا۔ (6) طوافِ وداع یعنی آفاقی پر وطن روانہ ہوتے وقت طوافِ وداع کرنا واجب ہے، اس کے ترک سے دم واجب ہوگا۔

حج کے واجبات بلاواسطہ صرف یہ چھ ہیں اور واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کچھ چھوٹ جائے تو حج ہو جائے گا، خواہ قصداً چھوڑا ہو یا بھول کر چھوٹ گیا ہو لیکن اس کی جزا یعنی قربانی دینی ہوگی۔

حج کی سنتیں:

حج میں مندرجہ ذیل امور سنت ہیں:

(1) مفرد آفاقی اور قارن کو طوافِ قدوم کرنا۔ (2) طوافِ قدوم میں رمل کرنا یعنی طوافِ کے پہلے تین چکروں میں اکڑ کر تیز چلنا، اگر طوافِ قدوم میں رمل نہ کیا ہو تو پھر طوافِ زیارت یا طوافِ وداع میں رمل کرنا۔ (3) امام کو تین مقامات پر خطبے پڑھنا، ایک مکہ معظمہ میں ذوالحجہ کی ساتویں تاریخ کو، دوسرا عرفات میں حج کے دن زوال کے بعد اور ظہر کی نماز سے پہلے مسجد نمرہ میں، تیسرا منیٰ میں گیارھویں تاریخ کو۔ (4) مکہ معظمہ سے 8 ذوالحجہ کو فجر کی نماز کے بعد عرفات کی طرف جانا۔ (5) منیٰ میں 8 ذوالحجہ کی ظہر و عصر اور مغرب وعشاء اور نویں تاریخ کی فجر پڑھنا۔ (6) نویں ذوالحجہ کو طلوعِ آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات جانا۔ (7) عرفات پر وقوف کے لئے غسل کرنا۔ (8) عرفات سے امام کے نکلنے کے بعد نکلنا۔ (9) مزدلفہ میں عرفات سے واپس آتے ہوئے رات کو ٹھہرنا۔ (10) مزدلفہ میں پوری رات رہنا۔ (11) سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کی طرف لوٹنا۔ (12) منیٰ سے واپسی میں محصّب میں ٹھہرنا اگرچہ ایک ساعت ہو۔ (13) حج کی رات میں منیٰ میں رہنا۔ (14) گیارھویں، بارھویں اور تیرھویں ذوالحجہ کی راتیں، اس شخص کے لئے جو تیرھویں کو رمی کرنا چاہے، منیٰ میں رہنا سنت ہے۔

یہ سب سنتیں موکدہ ہیں اور ان کا چھوڑنا

مکروہ اور نہایت برا ہے، بشرط یہ کہ بالقصد چھوڑ دے، مگر اس پر دم یا صدقہ وغیرہ نہیں دینا پڑتا۔

حج کے مستحبات:

حج کے مستحبات بہت سے ہیں، جن میں سے بعض یہ ہیں: (1) مرد کو بلند آواز سے اور عورت کو آہستہ آواز سے تلبیہ کہنا۔ (2) حج مفرد کرنے والے کو قربانی کرنا۔ (3) مکّہ معظّمہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا۔ (4) مزدلفہ میں آنے کے لئے غسل کرنا، مکّی ہو یا غیر مکّی۔ (5) عرفات میں جبلِ رحمت کے نزدیک رہنا۔ (6) عرفات پر امام کے ساتھ ظہر اور عصر کو اکٹھے پڑھنا۔ (7) تلبیہ کی کثرت کرنا۔ (8) عرفات پر کثرت سے دعا کرنا۔ (9) مزدلفہ میں عید کے روز فجر کے وقت مشعرِ حرام میں وقوف کرنا۔ (10) فجر کی نماز بھی مشعرِ حرام میں جا کر پڑھنا۔ (11) مزدلفہ میں فجر کی نماز اندھیرے کے وقت میں پڑھنا۔ (12) منیٰ میں پہنچتے ہی دسویں ذوالحجہ کو سورج نکلنے کے بعد جمرۂ عقبہ کی رمی کرنا۔

مستحب کا حکم یہ ہے کہ ان کے کرنے والے کو زیادہ اجر ملتا ہے، مگر سنتِ مؤکدہ سے کم ہے اور اس کے ترک کرنے سے فدیہ نہیں دینا پڑتا۔

میقات کا بیان:

میقات اس مقام کو کہتے ہیں، جہاں سے آفاقی (غیر ملکی) کو بغیر احرام کے گزرنا جائز نہیں ہے، جو کہ حج کا قصد کر چکا ہو، احرام کے مقامات جہات کے اختلاف سے مختلف ہیں:

(1) ذوالحلیفہ: بیرِ علی، مدینہ منوّرہ تبوک، اردن (جاڑدن) وغیرہ سے آنے والوں کے لئے۔

(2) ذاتِ عرق: اہلِ عراق، ایران خراسان، ازبکستان، ترکمانستان، قزاقستان، چین، منگولیا اور روس سے خشکی کے راستہ سے آنے والوں کے لئے۔ (3) جحفہ: شام، مصر، الجزائر، سوڈان اور برِاعظم افریقا، نیز ملکِ شام کے بعد ترکستان، بلغاریہ، روم، جرمنی، فرانس اور براعظم یوروپ کی طرف سے آنے والوں کے لئے۔ (4) قرن المنازل: اہلِ نجد اور اس طرف سے آنے والوں کے لئے اور اب ہوائی سفر کے ذریعہ پہنچنے والے ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، برما، سنگاپور، تھائی لینڈ، جاپان، ملیشیا، انڈونیشیا، برونئی، آسٹریلیا، مسقط، دبئی، عرب امارات وغیرہ سب کے لئے یہی قرن المنازل اور اس کے محاذات اور (5) یلملم: اہلِ یمن اور اس طرف سے آنے والوں کے لئے میقات ہے اور ساحلی ممالک سے جو لوگ بحری جہاز سے جدّہ پہنچتے ہیں، وہ سب ادھر ہی سے گزرتے ہیں، لہٰذا بحری راستے کے لحاظ سے مسقط، پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، برما، سنگاپور، تھائی لینڈ، جاپان، ملیشیا، انڈونیشیا، برونئی، آسٹریلیا وغیرہ سب کے لئے جبلِ یلملم اور اس کے محاذ کے علاقے میقات ہیں۔ اسی طرح ہوائی سفر کے ذریعہ سے جو لوگ ادھر سے گزریں گے ان کے لئے یہی مقام اور اس کے محاذات کے علاقے میقات ہیں، اسی طرح تمام میقاتوں کے محاذ اور برابر کے علاقے بھی میقات کے حکم میں ہیں۔ جو شخص کسی میقات اور مکہ مکرمہ کے درمیان سکونت پذیر ہو، اسے ’اہلِ حِل‘ کہتے ہیں، ان کے لئے کل زمین حِل میقات ہے، انھیں حج و عمرے کا احرام حرم کے حدود میں داخل ہونے سے قبل باندھ لینا ضروری ہے اور اپنے گھر سے باندھنا افضل ہے۔ اہلِ مکہ کے لئے حج کا احرام باندھنے کے لئے کل زمین حرم میقات ہے اور عمرے کا احرام باندھنے کے لئے کُل زمینِ حِل میقات ہے۔

☆☆..............................☆☆

نصاب سے قادیانی مصنف کی کتاب کا اخراج: بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا انقلابی اقدام

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) چیئرمین بلوچستان پبلک سروس کمیشن نے اسلامیات کے نصاب سے قادیانی لاہوری گروپ کے سربراہ محمد علی لاہوری کی کتاب "Early Caliphate" کو نصاب سے نکال کر ویب سائٹ سے بھی ہٹا دیا۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ اور پروفیسر خورشید احمد کی کتب نصاب میں شامل کر دی گئیں۔ تفصیلات کے مطابق چیئرمین بلوچستان پبلک سروس کمیشن عبدالسلام خان نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان اور مجلس احرارِ اسلام پاکستان کی نشاندہی پر اسلامیات کے نصاب سے قادیانی گروپ کے سربراہ محمد علی لاہوری کی کتاب "Early Caliphate" کو نصاب سے نکال کر ویب سائٹ سے بھی ہٹا دیا، اس ضمن میں بلوچستان پبلک سروس کمیشن نے سیکریٹری ایس اینڈ جی اے ڈی کو مراسلہ ارسال کر دیا ہے۔ مراسلے کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان اور مجلس احرارِ اسلام پاکستان نے پبلک سروس کمیشن کی توجہ اس کتاب کی جانب مبذول کروائی اور اپیل کی کہ اس کتاب کو نصاب سے نکالا جائے، جس پر پبلک سروس کمیشن نے فوری طور پر ایکشن لیتے ہوئے اس کتاب کو پبلک سروس کمیشن کے نصاب سے نکالنے کے لئے ایس اینڈ جی اے ڈی کو مراسلہ ارسال کر دیا ہے اور اسے ویب سائٹ سے بھی ہٹا دیا ہے، مزید یہ کہ نئے نصاب کے لئے مراسلے میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی کتاب (Introduction to Islam) اور پروفیسر خورشید احمد کی کتاب (Islam :its meaning and message) شامل کرنے کی تجویز دی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ جلد اس حوالے سے کمیشن کو آگاہ کیا جائے واضح رہے کہ یہ کتاب 1974ء سے سہواً نصاب کا حصہ رہی تھی، جسے اب نصاب سے نکال دیا گیا ہے۔ (روزنامہ جنگ کوئٹہ، ۲۷ مئی ۲۰۲۲ء)

عیسائی پادریوں سے چند سوالات

قسط:۵

حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی مدظلہ

اس احمق کو دیکھو! یہ تاریخ سے اتنا جاہل ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو مکہ میں بتاتا ہے، حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مدینہ میں ہے، پھر اس کو بھی دیکھا جائے کہ اس عبارت میں یہ جاہل کوئی مطلق تاریخ لکھ رہا ہے یا اسلام کے مقدسات کو گالیاں دے رہا ہے؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام نے ان یہود ونصاریٰ کو جو بددعا دی تھی اور ان پر لعنت بھیجی تھی جس کے نتیجہ میں یہ لوگ بندر اور خنزیر بن گئے تھے اور شیطان کے پجاری بن گئے تھے اس بددعا کا اثر اب بھی ان قوموں پر برابر پڑ رہا ہے تب ہی تو بندروں، خنزیروں اور شیطان کے پجاریوں کی حرکات اور افعال واقوال ان لوگوں سے صادر ہو رہے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

’’مَن لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ.‘‘ (المائدہ:۶۰)

ترجمہ:’’یعنی وہی جن پر اللہ نے لعنت کی اور اس پر غضب نازل کیا اور ان میں سے بعضوں کو بندر بنادیا اور بعضوں کو خنزیر بنادیا اور انہوں نے شیطان کی بندگی اختیار کی۔‘‘

اب دیکھئے شیطان کا ایک اور بندہ خنزیر مونیس نیورکولی اپنی کتاب ’’دینِ حق کی جستجو‘‘ میں لکھتا ہے:’’مشرق میں ایک نیا دشمن پیدا ہوا یعنی اسلام، جس کی بنیاد ہی طاقت کے استعمال اور بے انتہا تعصب پر ہے، محمد نے اپنے پیروکاروں کو تلوار دی، مقدس اخلاقی روایتوں کا لحاظ نہ رکھا، اپنے پیروکاروں کو بدی اور لوٹ مار کی اجازت دی۔‘‘ (بحوالہ علوم اسلامیہ اور مستشرقین، ص:۷۵، ماخوذ از مقالہ ڈاکٹر عماد الدین خلیل، المعہد الحصاری موصل عراق)

ایک اور مستشرق نے اپنی کتاب ’’عالمی عیسائی مشنریوں میں پیش رفت‘‘ جو ۱۹۶۰ء میں امریکا نیویارک سے شائع ہوئی میں لکھا ہے کہ: ’’محمد کی تلوار اور قرآن کی تہذیب، سچائی اور آزادی کے سب سے بڑے دشمن یہی ہیں، یہ ایسے تباہ کن عوامل میں سے ہیں جس سے دنیا اب واقف ہوئی، قرآن (جھوٹ کا) ایک پلندہ ہے نیم سچائیوں، بے سروپا کہانیوں اور مذہبیات کا اور تاریخی غلطیوں اور بے بنیاد افسانوں کا ایک عجیب وغریب مجموعہ ہے۔‘‘ (بحوالہ علوم اسلامیہ اور مستشرقین مقالہ ڈاکٹر عماد الدین عراقی ص:۷۶)

ڈاکٹر گلوور ملعون مزید لکھتا ہے:’’نقل کفر، کفر نہ باشد‘‘ محمد ایک مطلق العنان حاکم تھے وہ سمجھتے تھے کہ بادشاہ کا یہ حق ہوتا ہے کہ رعایا اس کی خواہشوں کی پیروی کرے، یہ خیالات ان کے دل ودماغ پر پوری طرح حاوی تھے، ان کا یہ عزم تھا کہ ایسے تمام لوگوں کا سر قلم کردیا جائے جو ان کی مخالفت پر آمادہ ہوں، ان کا عربی لشکر دھمکیاں دینے اور ظلم وزیادتی کرنے کے لئے بے چین رہتا تھا، رسول نے ان کو ہدایت دی تھی کہ ہر اس شخص کو قتل کردیا جائے جو ان کی بات ماننے سے انکار کردے اور ان کے راستہ پر چلنے کے لئے تیار نہ ہو۔‘‘ (حوالہ بالا)

ایک اور مستشرق ’’سفاری‘‘ جس نے ۱۷۵۲ء میں قرآن کا ترجمہ کیا تھا، وہ لکھتا ہے کہ: ’’محمد نے خداوندی اقتدار کا سہارا لیا تھا کہ لوگ اس عقیدہ کو تسلیم کریں، چنانچہ انہوں نے مطالبہ کیا کہ لوگ ان کو خدا کا رسول مانیں اور ان پر ایمان لائیں، حالانکہ یہ جھوٹا عقیدہ انہیں کی عقل کا ساختہ پرداختہ تھا۔‘‘ (مذکورہ کتاب، ص:۷۷)

سیرت نبوی پر منٹگمری واٹ نے بھی بے سروپا باتیں کہہ ڈالی ہیں، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی زبان وقلم میں بغض وعناد اور حسد وعداوت کا ایسا جذبہ موجزن تھا کہ وہ صحیح بات کے سوچنے سمجھنے کی پوزیشن میں نہیں تھے، وہ اس دشمنی میں بالکل اندھے بن چکے تھے، میں ان کی تاریخی غلطیوں کو غلطی نہیں کہوں گا، کیونکہ یہ ان کی طرف سے غیر دانستہ غلطی نہیں تھی، جس پر ان کو

کوئی پچھتاوا تھا بلکہ یہ ان کی عداوت کا نتیجہ اور سوچا سمجھا منصوبہ تھا:

’’قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ‘‘

(آل عمران:۱۱۸)

یعنی ان کی زبانوں سے بغض و عداوت ظاہر ہوگئی اور جو کچھ ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ تو بہت زیادہ ہے۔

منٹگمری واٹ کی سوچ میں چند غلطیاں پڑی ہوئی ہیں، ایک بنیادی اور اصولی غلطی ان کی یہ ہے کہ وہ اسلامی تاریخ اور سیرت نبوی کے بارے میں بہت بڑا تنقیدی ذہن رکھتا ہے، وہ تنقید کے پیچھے ایسا لگا ہوا ہے کہ صحیح روایتوں کے رد کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ دوسری بڑی غلطی ان کی یہ ہے کہ وہ تاریخی واقعات کو اپنی نارسا عقل کے ترازو پر تولنے کی کوشش کرتا ہے، تیسری بڑی غلطی ان کی یہ ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ سیرت نبوی کا بڑا حصہ یہودیت اور مسیحیت کے قدیم سرچشموں سے ماخوذ ہے۔

بہر حال منٹگمری واٹ گمراہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے بعد شق صدر کی روایتوں کو اور بحیرا راہب کی تاریخی گواہی کو مسترد کردیا ہے، واٹ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ابتدائی دعوت کے احوال کو بھی مشکوک بنانے کی کوشش کی ہے، واٹ گمراہ نے ابتدائی وحی پر بھی اشکالات کئے ہیں اور کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ورقہ بن نوفل سے پہلے سب کچھ سیکھا تھا وہ عیسائی مذہب کے عالم تھے، منٹگمری واٹ گمراہ نے ابتدائی وحی پر بھی اشکالات کی کوشش کی ہے۔ واٹ نے واقعہ عقبی پر بھی گفتگو کی ہے اور اس کو ایک غلط رنگ دیا ہے اور حضرت عباسؓ کی موجودگی کا انکار کیا ہے۔

واٹ نے اہلِ مکہ کی طرف سے مسلمانوں پر مظالم ڈھائے جانے کے واقعات کو مبالغہ آمیز قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ قریش کی طرف سے معمولی ردِعمل ظاہر ہوا تھا کوئی سختی نہیں ہوئی تھی۔

واٹ نے حبشہ کی طرف مسلمانوں کی ہجرت کو بھی ایک غلط سیاسی رنگ دیا ہے، واٹ نے قریش کی اس مشاورت کو بھی رد کردیا ہے جس میں اہلِ مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔

واٹ گمراہ کہتا ہے کہ قرآن کے بیانات جانبدارانہ ہیں اور اس کے اخذ کردہ نتائج مشکوک ہیں، واٹ گمراہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین اور سیاست کے فرق کرنے سے ناواقف تھے، واٹ کہتا ہے کہ عمر بن خطابؓ نے اس لئے اسلام قبول کرلیا کہ اس کا قبیلہ زوال پذیر تھا، اسلام لاکر وہ اپنے قبیلہ کو بلندی تک پہنچانا چاہتے تھے۔ (مذکورہ کتاب از ص:۹۱ تا ۱۰۸)

تبصرہ:

قارئین دیکھ لیں کہ مغربی اور یورپی مستشرقین کے سینے اسلام کے بغض وعداوت سے کس قدر بھرے ہوئے ہیں، یہ سب لوگ مسیحیت کے پوپ اور پادری گزرے ہیں، ان کی تاریخی پارجات کو دیکھو اور ان کے انصاف اور اعتدال پسندی کے دعوؤں کو دیکھو اور حقیقت چھپانے کو دیکھو، اسلام سے نفرت میں ان کے چہرے سیاہ بھی ہوگئے، اپنوں میں بدنام بھی ہوگئے، مگر اسلام سے عداوت سے پیچھے نہیں ہٹے اور جب اس عقیدے پر مرگئے تو سیدھے جہنم میں پہنچ گئے۔ سورج پر تھوکتے رہے مگر تھوک واپس ان کے منہ پر آ کر گرا، اسلام ترقی کرتا چلا گیا اور یہ دیکھتے رہے اور جلتے رہے۔

’’یریدون لطفئوا نوراللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متم نورہٖ ولو کرہ الکافرون۔‘‘

یعنی یہ کافر چاہتے ہیں کہ اپنی زبانوں سے اللہ کے دین کے نور کو بجھادیں، مگر اللہ اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے، اگرچہ کافر اس کو پسند نہ کریں۔

گویا شاعر نے اسی موقع کے لئے کہا ہے:

حاسد حسد کی آگ میں خود ہی جلا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

اسلام کی حقانیت کی ضرب سے ان بدکردار افراد کے ایوانوں میں ایسا زلزلہ برپا ہوگیا ہے کہ یہ لوگ سنجیدگی اور اعتدال پسندی کا دعویٰ کرتے ہوئے بھی ایسے باؤلے بن گئے ہیں، جن پر خدا کی بھی لعنت برستی ہے اور فرشتوں کی بھی اور سب عقلمند انسانوں کی بھی، بلکہ ان کے اپنے بھی اس حقیقت کا اظہار کرچکے ہیں کہ ان لوگوں کی زبان وقلم غلط روش اختیار کرچکا ہے چنانچہ درمنگھم جو خود بھی مستشرق ہے لیکن مستشرقین کی اس غلط روش کی غلطی کا اعتراف کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ: ’’واقعی یہ بات افسوسناک ہے کہ میور، نولدکے، اسپرنگر، دوزی، کیتانی، مارسین، گریم، گولڈ زیہر اور گوڈ فرین جیسے ماہر مستشرقین نے تنقید میں غلو سے کام لیا ہے، ان کی کتابیں خاص طور پر تخریبی رنگ کی حامل رہیں، جن نتائج تک یہ مستشرقین پہنچے وہ سب سلبی اور ناقص ہیں، حالانکہ سلبی انداز سے

کوئی سوانح مرتب نہیں کی جاتی۔‘‘

(مذکورہ کتاب،ص:۷۹)

میں سمجھتا ہوں کہ یہ مستشرقین اسلام کی آفاقیت اور پُرکشش حقیقت سے اتنے گھبرائے ہوئے ہیں کہ انہوں نے تاریخ دانوں کے اصول کو بالائے طاق رکھا اور گالی گلوچ پر اتر آئے، یہ ایک مایوس اور شکست خوردہ انسان کا آخری حربہ ہوتا ہے، لیکن چاند کی روشنی سے حسد کر کے کتا رات بھر بھونکتا رہتا ہے، مگر چاند کی روشنی میں کمی کے بجائے اضافہ ہوتا ہے۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

چمگادڑ آفتاب عالم تاب سے حسد کر کے سوراخوں اور غاروں میں جا چھپتا ہے، لیکن اس سے سورج کی شعاعوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا ہے، ان مستشرقین کے مذکورہ اعتراضات ان کی بے عقلی اور نالائقی کی کھلی دلیل ہے اور اسلام کی عظمت کی واضح نشانی ہے، شاعر کہتا ہے:

واذا اتتک مذمتی من ناقص
فھی شھادۃ لی بانی کامل

یعنی جب تیرے پاس کسی نالائق کی طرف سے میری مذمت آجائے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ میں کامل انسان ہوں۔

بہرحال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مستشرقین کے اعتراضات دیکھنے کے بعد ہم پر یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس نبی کو لکھنا پڑھنا کیوں نہیں سکھایا، اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لکھے پڑھے ہوتے تو ان دجالوں کے اعتراضات کی وجہ سے لوگ سوچ میں پڑ جاتے کہ واقعی اس نبی نے سابقہ کتابوں سے کچھ لیا ہوگا، جب آپ اُمیّ تھے تو معلوم ہوا کہ جو کچھ آپ کو ملا صرف اللہ سے ملا، اعتراض کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اور جہاد کی تلوار کو اللہ زندہ رکھے۔

سوچنے کی بات ہے کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے تو آپ نے تورات یا انجیل یا دیگر کتابوں سے یا یہودیت و مسیحیت سے مواد لے کر قرآن کیسے بنایا؟ پھر ان سابقہ کتابوں میں رکھا کیا تھا کہ ان سے استفادہ کر کے قرآن بنایا جائے؟ یا بوڑھے ورقہ بن نوفل یا امیہ بن ابی صلت کے قصائد سے استفادہ کیا جائے، اگر ورقہ بن نوفل وغیرہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا تو ورقہ نے خود نبوت کا اعلان کیوں نہ کیا، جن سے رسول اللہ نے اخذ کیا ہے، اس نے خود عرب میں شہرت کیوں نہ پائی اور خود نبی کیوں نہ ہوئے۔

مجھے اس پر افسوس نہیں کہ یہ مستشرقین اسلام، پیغمبر اسلام اور قرآن پر اعتراضات کر کے جہنم کے ایندھن بن رہے ہیں، بلکہ مجھے اس پر افسوس ہے کہ ان بدبختوں کے ان بے جا اعتراضات کی وجہ سے بے خبر عیسائی بوڑھے، بچے اور مرد و خواتین اسلام کی عظیم دولت اور ابدی نجات سے محروم ہو رہے ہیں۔

(جاری ہے)

مجلس تحفظ ختم نبوت نیپال کا ایک اہم اجلاس

نیپال (ادارہ مجلس تحفظ ختم نبوت کاٹھمنڈو) آج بتاریخ ۲۶ رمئی ۲۰۲۲ء مجلس تحفظ ختم نبوت نیپال کا ایک اہم اجلاس مسجد کلی خوشیبو میں منعقد ہوا۔ جس میں کاٹھمنڈو اور مجلس کے سرکردہ علماء کرام و ائمہ صاحبان شریک ہوئے۔ یہ میٹنگ حسب سابق صدر مجلس کی صدارت میں چلتی رہی ہے جبکہ آج کے مہمان خصوصی مولانا مفتی محمد خالد صدیقی (صدر جمعیۃ علماء نیپال و راشٹریہ سبھا سدس) حفظہ اللہ تھے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام سے ہوا۔ شیخ عبدالمجید بھکراہوی نے گزشتہ کے حالات اور ضلع پرسا کی کارگزاری پیش کی۔ پھر ان کے بعد علماء کرام کی عام گفتگو اور تبادلۂ خیال کا سلسلہ شروع ہوا، جس میں قابل قدر باتیں اور مشورے سامنے آئے۔ بالخصوص صدر مجلس کے ذریعہ پیش کئے گئے ایجنڈے کو سر آنکھوں پر رکھا گیا اور بیشتر پر حتمی فیصلے ہوئے۔ اس مجلس میں مولانا حسن حبیب فلاحی بھی موجود تھے جن کا ضلع پرسا اور قادیانیوں کے بارے میں خاصا تجربہ اور مشاہدہ ہے آپ نے ہمیں روشناس کرایا۔ فیصلے کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں ملاحظہ فرمائیں: (۱) ضلع پرسا میں مجلس کی طرف سے وفد روانہ کیا جائے گا اور وہاں موجود علماء و دانش وران سے بھرپور اعتماد حاصل کرنے کے بعد دورے کو مفید تر بنایا جائے گا۔ اس دورہ میں شریک ہونے والے علماء کرام ۹ اور ۱۰ رجون ۲۰۲۲ء کو روانہ ہوں گے۔ ان میں مولانا ثناء اللہ ندوی، مولانا عبد الحکیم قاسمی، مولانا عبدالمنان ندوی، مولانا خورشید اصلاحی، مولانا شفیق الرحمٰن قاسمی، مولانا ثناء اللہ جمالی، مولانا صغیر شامل ہیں۔ (۲) دوسرا فیصلہ ہوا دفتر کے لئے ایک قابل معاملہ فہم داعی کی تقرری کی جائے، جن کو معقول مشاہرہ اور حق الخدمت ادا کیا جائے گا۔ اس عظیم سعادت کا حصول مندرجہ ذیل اداروں نے قبول کیا۔ (۳) تیسرا فیصلہ کتابوں کی فراہمی کا ہوا، تحفظ ختم نبوت اور تردید مرزائیت پر کتب کا خاطر خواہ نظم کیا جائے۔ (۴) چوتھا فیصلہ عیدالاضحٰی کے بعد تربیتی پروگرام کا کیا گیا، جو صفر کے مہینہ کے آس پاس کسی علمی محاضر، کے ذریعہ سے انجام دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ مختلف جزوی فیصلے بھی کئے، گئے جس پر اراکین اپنے صوابدید کے مطابق اس کی مزید تفصیلات کو حتمی شکل دیں گے۔ آخر میں مہمان خصوصی دعائیہ کلمات پر مجلس کا اختتام ہوا۔ وباللہ التوفیق۔

اجیرِ خاص (ملازم)

کی چندکوتاہیاں اوران کاعلاج

مفتی ذاکرحسن نعمانی،حیات آباد پشاور

اجارہ (اپنی معلوم ذہنی صلاحیت یا جسمانی محنت ومشقت خاص مدت کے لئے معلوم اجرت پر دینا) انسانی زندگی کی ایک بنیادی ضرورت ہے۔انسان کو دنیا میں چاہے جتنے بھی ذرائع اور وسائل زندگی حاصل ہوں مگر زندگی کے بے شمار معاملات ہیں، اسے دوسروں سے مدد لینی پڑتی ہے، کوئی انسان، ملک، ادارہ اور بادشاہ وغیرہ خودکفیل نہیں، اپنی جائز ضروریات کوئی بھی خود پوری نہیں کرسکتا، پوری دنیا کے لوگ مختلف کاموں میں ایک دوسرے کی طرف سخت احتیاج رکھتے ہیں، ہرانسان کی دوسرے انسان کی ذہنی محنت یا جسمانی محنت کی طرف زبردست احتیاج پایا جاتا ہے، ایک آدمی ہو یا کوئی ادارہ ہو یا کوئی ملک ہو اس کو اپنے کام صحیح چلانے کے لئے ملازم یا مزدور رکھنے پڑتے ہیں، ملازم یا مزدور کی متعین اور معلوم منفعت کو متعین وقت کے لئے متعین اجرت پر لینا اجارہ ملازمت اور مزدوری کہلاتا ہے، ایسے ملازم اور مزدور کو اجیر خاص کہتے ہیں جو کسی فرد، ادارہ اور ملک کے ساتھ خاص وقت کے لئے کام کرتا ہے، ہدایہ میں ہے:

''الاجارة عقد یرد علی منافع بالعوض۔''

ترجمہ:''عوض اور اجرت کے ساتھ اپنے منافع (ذہنی یا جسمانی محنت) فروخت کرنے کا نام ہے۔''

شرح المجلہ میں ہے:

''بیع المنفعة المعلومة فی مقابلة العوض۔''

ترجمہ:''معلوم منفعت معلوم عوض کے بدلے فروخت کرنا۔''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ازد کے ایک آدمی کو کسی علاقہ میں صدقہ وصول کرنے کا عامل مقرر کیا وہ شخص جب واپس آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یہ آپ کے لئے اور یہ میرے لئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھ کیوں نہیں جاتے تاکہ پتہ چلے کہ آپ کو کوئی ہدیہ لاکر دیتا ہے یا نہیں؟

اجیر خاص:

شرح المجلہ میں ہے:

''لو استاجر احد هولاء ان یعمل للمستاجر الی وقت معین یکون اجیر اخاصا۔''

ترجمہ:''مستاجر (کرایہ پر لینے والا اگر کسی کو خاص وقت کے لئے کرایہ (اجرت) پر لے تو یہ اجیر خاص ہوتا ہے، ایسا اجیر خاص (ملازم یا مزدور) اس پورے وقت میں کوئی دوسرا کام یا کسی اور کے ساتھ کام نہیں کرسکتا۔''

اجیر خاص (ملازم،مزدور) کی ذمہ داری:

ملازم ومزدور کا معاہدہ میں جس طرح خاص مدت کی رعایت ہوتی ہے،یعنی معاہدہ کے مطابق پورا وقت دے گا، مثلاً صبح آٹھ بجے تا شام آٹھ بجے تک، روزانہ ڈیوٹی ہوگی، اسی طرح مزدور صبح آٹھ بجے سے شام چار بجے تک کام کرے گا، اجارہ میں جس طرح مدت کا بیان ضروری ہے، اس طرح اس کے کام کی رعایت بھی ضروری ہے، اگر ملازم یا مزدور وقت دیتا ہے اور کام نہیں کرتا تو گناہگار ہوگا اور مستاجر (مالک یا ادارہ وغیرہ) کو حق حاصل ہے کہ تنخواہ اور مزدوری سے عرف اور معاہدہ کے تحت اجرت کا کچھ حصہ کاٹ دیں، شرح المجلۃ میں ہے کہ:

''الاجیر الخاص یستحق الاجرة اذا کان فی مدة الاجارة حاضرا للعمل ولایشترط عمله بالفعل۔''

ترجمہ:''اجیر خاص اس وقت اجرت کا مستحق ہوتا ہے، جب ڈیوٹی کے وقت ڈیوٹی کی جگہ میں حاضر ہو، بالفعل عمل اور کام کرنا شرط نہیں یعنی بروقت حاضری دے گا۔''

پھر کام ہو یا نہ ہو، کبھی کام زیادہ ہوگا کبھی کم اور کبھی بالکل نہیں ہوگا، لیکن اجیر خاص کی حاضری ضروری ہوگی، الغرض! اگر ملازم حاضر نہ ہو اور کام پیش آجائے تو یہ ڈیوٹی میں خلل ہے لیکن بروقت حاضری کا یہ مطلب نہیں کہ حاضری لگائے اور کام نہ کرے، بلکہ کام ضرور کرے گا، بروقت حاضری تو کام کے لئے ہی ہوتی ہے۔

شرح المجلۃ میں ہے:

”لکن لیس لہ ان یمتنع عن العمل واذا امتنع عن العمل لایستحق الاجرۃ“

ترجمہ: ”لیکن اجیر خاص کام کی جگہ بروقت حاضر ہونے کے بعد کام چوری (عمل سے رکنا اور نہ کرنا) کرے گا تو اجرت (تنخواہ یا مزدوری) کا مستحق نہ ہوگا۔“

الحاصل اجیر خاص کے لئے کام چوری اور وقت چوری ناجائز ہے۔

میرا مقصد:

زیر نظر تحریر سے میرا مقصد اجیر خاص اور آجر (ادارہ) کے حقوق وفرائض کا احاطہ نہیں بلکہ صرف اجیر خاص کے فرائض بیان کرنا مقصود ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ملازمین اور مزدوروں کا ملک وملت کی تعمیر میں بہت بڑا حصہ ہے، مزدور اور ملازمین کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے، گویا ملکی معیشت کی کشتی کے ملاح (کشتی چلانے والے) ہیں، ذہنی محنت کی اجرت لینے والے ملازمین، بیوروکریٹس، پروفیسرز، ججز، آرمی آفیسرز، آڈٹ آفیسرز، ڈاکٹرز حضرات اور مختلف اداروں کے ڈائریکٹرز وغیرہ ملک کی تقدیر سنوارنے اور بگاڑنے والے ہیں۔

دیگر لوگ (تاجر وغیرہ) ملک وملت کو اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتے، جتنا نقصان ملازمین پہنچاتے ہیں، کیونکہ یہ لوگ ایک لمبی مدت (ریٹائرمنٹ) تک ملکی وسائل کے استعمال میں سیاہ وسفید کے مالک ہوتے ہیں، ان کا ایک نیٹ ورک ہے جو ایک دوسرے سے باز پرس نہیں کرتے بلکہ ناجائز کاموں میں ایک دوسرے کو سہارا دیتے ہیں، ایک دوسرے کو چھڑاتے ہیں، بلکہ کبھی قانون کے ساتھ بھی کھیلتے ہیں، قانون ان کے سامنے بے بس ہوتا ہے۔

ملازمین کی کوتاہیاں:

وقت چوری: معاہدہ کے مطابق ادارہ کو وقت نہیں دیتے، کبھی دیر سے جاتے ہیں، کبھی وقت سے پہلے نکل جاتے ہیں، ادارہ کی طرف سے بائیومیٹرک کا نظام جو درحقیقت مبنی برتقویٰ نظام ہے، لیکن اس کی پابندی نہیں کرتے۔ حاضری کے وقت اور چھٹی کے وقت انگوٹھا لگاتے ہیں، بیچ کے اوقات میں وقت چوری شروع ہوجاتی ہے۔

شمس العلماء ڈپٹی ذکاء اللہ نے چھتیس سال سروس (نوکری) میں صرف سولہ چھٹیاں کی ہیں، ایک اسکول کے پرنسپل نے کہا کہ میں نے ایک چھٹی بھی نہیں کی، ایک صاحبِ بصیرت نے کہا کہ ان کو چھٹی کی کیا ضرورت ہے، ان کے لئے حاضری لگانے کے بعد اپنے ہر کام کے لئے اِدھر اُدھر جانا کوئی مشکل نہیں، حاضری لگانے کے بعد اِدھر اُدھر اپنے کام کے لئے نکل جانا وقت چوری بھی ہے اور کام چوری بھی ہے اور گناہ بھی ہے ساتھ ہی ملک وملت کے تعمیری کاموں کے لئے تخریب کاری بھی ہے۔

کام چوری: ادارہ اور ادارے کی ہر شے اور ذمہ داری ملازمین کے ساتھ ملکی وملی امانت ہوتی ہے۔ ادارہ کے تمام وسائل (گاڑی وغیرہ) ان کے قبضہ میں ہوتے ہیں، زیر تصرف وسائل تو ان کے پاس امانت ہوتے ہیں، ذمہ دار ملازم کی حیثیت تو ایک امین متولی کی طرح ہوتی ہے، بہترین نظم کے تحت ایک بہترین ناظم اور امین کی حیثیت سے ان وسائل کو صرف اور صرف ادارہ اور ملک وملت کی تعمیر وترقی کے لئے استعمال کرے گا، ان وسائل کا ناجائز استعمال مثلاً اپنے لئے، خاندان کے لئے، دوستوں کے لئے، رشتہ داروں کے لئے عظیم گناہ ہے، ادارہ کی طرف سے وسائل کے صحیح استعمال کی اجازت اور ہدایات ہوتی ہیں، اس سے ذرہ برابر تجاوز گناہ ہے۔

واللہ اعلم، ایک ایماندار (مرحوم) افسر کی بات سنی ہے کہ دفتر کی طرف صبح جاتے ہوئے کبھی اپنے بچوں کو ساتھ بٹھا کر اسکول تک نہیں پہنچایا، حالانکہ بچوں کا اسکول راستے میں پڑتا تھا، ادارہ میں ذاتی مہمانوں کی مہمان نوازی اور ان کو ٹھہرانا یا کسی اور ذاتی مقصد کے لئے مثلاً ادارہ میں خوشی اور غمی کے موقع پر مہمانوں کو کھانا کھلانا، امانت اور دیانت کے خلاف ہے۔

مدرسہ مظاہر العلوم (سہارنپور انڈیا) میں مہتمم صاحب کی گائے مدرسہ کے صحن میں بندھی ہوئی تھی، کسی نے پوچھا کہ ایسے کیوں ہو رہا ہے؟ مہتمم صاحب نے گائے ذبح کرکے بطور خیرات تقسیم کردی۔

فضول سرکاری دوروں، سرکاری علاج، سرکاری تقریبات کی آڑ میں اداراتی اور ملکی وسائل کو بے دریغ اڑایا جا رہا ہے، یہ سب امانت اور

دیانت کے خلاف ہے، بلکہ خیانت ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ایک دن پریشان تھے، فرمایا: ایام حج قریب ہیں اور حج کے لئے رقم نہیں، چند دنوں بعد خدام نے عرض کیا کہ مبارک ہو، آپ کی فلاں زمین کے حاصلات پہنچ گئے ہیں، حج ادا ہوجائے گا، آپ نے فرمایا کہ یہ سارا مال سرکاری خزانہ میں جمع کردو، اس لئے کہ میں اپنی زمینوں کے بہت حاصلات کھاچکا ہوں، یہ سیاہ وسفید کا مالک بادشاہ وقت تھا، ایک تو حج ذاتی فریضہ ہے اور عمرہ نہ فرض ہے نہ واجب لہٰذا سرکاری وسائل پر حج اور عمرہ کے لئے جانا ناجائز ہے، ہمارے حکام یہاں نماز نہیں پڑھتے اور اپنی پاک دامنی کے اظہار کے لئے عمروں پر تشریف لے جاتے ہیں۔

مولانا عبدالباقی مرحوم سابق وزیر اوقاف (کے پی کے) نے مجھے بتایا کہ میں نے اٹھارہ بار حج ادا کیا ہے، لیکن سرکاری خرچ پر ایک حج بھی نہیں کیا۔

رشوت خوری:

ملازمین کی کوتاہیوں میں رشوت خوری بھی ملک وملت کی تخریب اور خودغرضی کا خطرناک جرم اور عظیم گناہ ہے۔ رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں دوزخی ہیں۔ ملازم ادارہ اور ملکی مفاد کے لئے تنخواہ پر کام کرتا ہے، جب کہ راشی خودغرض ہوتا ہے۔ مفاد عامہ کے لئے کام نہیں کرتا۔ بعض سرکاری اداروں میں ٹھیکیداروں سے پرسنٹیج (کمیشن) لیا جاتا ہے، یہ بھی رشوت ہے۔ علامہ ابن عابدینؒ نے لکھا ہے: ''الرشوۃ ما یعطیہ الشخص الحاکم وغیرہ لیحکم اویحملہ علی مایرید ۔''... اپنے حق میں فیصلہ یا اپنی چاہت کے مطابق حاکم وغیرہ کو آمادہ کرنے کے لئے کچھ دینا...۔

ہدیہ اور تحائف کے نام سے رشوت عام ہوچکی ہے، علامہ ابن عابدینؒ فرماتے ہیں: ''ان الرشوۃ یعطیہ بشرط ان یعینہ و الھدیۃ لا شرط معھا۔''... رشوت اس شرط پر دی جاتی ہے کہ اس کی مدد کی جائے جبکہ ہدیہ (تحفہ) میں یہ شرط نہیں ہوتی...۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ازد کے ایک آدمی کو کسی علاقہ میں صدقہ وصول کرنے کا عامل مقرر کیا وہ شخص جب واپس آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یہ آپ کے لئے اور یہ میرے لئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھ کیوں نہیں جاتے تاکہ پتہ چلے کہ آپ کو کوئی ہدیہ لاکر دیتا ہے یا نہیں؟ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا ارشاد ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا ہدیہ آج کل رشوت بن گیا ہے، شرح فتح القدیر میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کسی علاقے کا گورنر مقرر کیا تھا، وہ واپسی میں اپنے ساتھ مال لائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کہاں سے لائے؟ عرض کیا لوگوں نے تحفے دیئے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ای عدو اللّٰہ ھلا قعدت فی بیتک فتنتظر ایھدی لک ام لا۔''... ''اے اللہ تعالیٰ کے دشمن اپنے گھر میں بیٹھ کیوں نہیں جاتے تاکہ پتہ چلے کہ آپ کو کوئی تحفہ دیتا ہے یا نہیں؟ پھر وہ مال ان سے لے کر بیت المال میں داخل کردیا۔''

علامہ ابن الہمامؒ فرماتے ہیں: ''وتعلیل النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم دلیل علی تحریم الھدیۃ التی سببھا الولایۃ ''... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات فرمائی ہے (اپنے گھر کیوں نہیں بیٹھ جاتے) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ ہدیہ حرام ہے، جس کا منشاء اور سبب کوئی منصب اور عہدہ ہو...۔

متبرک ہدیہ:

جناب قدرت اللہ شہاب لکھتے ہیں کہ: ایک مفلوک الحال بڑھیا نے شکایت کی کہ پٹواری ان کی زمین کا انتقال بغیر رشوت کے نہیں کرتے۔ اس کی فریاد سن کر قدرت اللہ شہاب جو اس وقت ڈپٹی کمشنر تھے، جھنگ شہر سے ساٹھ ستر میل دور گئے اور پٹواری کو پکڑا، پٹواری نے قسم کھائی اور ایک جزدان لایا اور کہا: حضور! دیکھئے میں اس مقدس کتاب کو سر پر رکھ کر قسم کھاتا ہوں۔

ایک نوجوان نے کہا کہ یہ بستہ کھول کر دیکھیں تو اس میں پٹوار خانے کے رجسٹر بندھے ہوئے تھے، پٹواری نے سر جھکا کر بڑھیا کا انتقال اراضی کا کام مکمل کیا، بڑھیا کو جب یقین ہوگیا کہ اس کا کام پورا ہوگیا ہے تو بے اختیار اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، اس کے دوپٹے کے ایک کونے میں کچھ ریزگاری بندھی ہوئی تھی، اس نے اسے کھول کر سولہ آنے گن کر اپنی مٹھی میں لئے اور اپنی دانست میں دوسروں سے نظریں بچاکر چپکے سے میری جیب میں ڈال دیئے، اس ادائے معصومانہ اور محبوبانہ پر مجھے بے اختیار رونا آ گیا اور دوسرے لوگ بھی آبدیدہ ہوگئے۔

قدرت اللہ شہاب لکھتے ہیں کہ: یہ سولہ آنے واحد رشوت ہے، جو میں نے اپنی ساری ملازمت کے دوران قبول کی، اگر مجھے سونے کا پورا

پہاڑ بھی مل جاتا تو میری نظر میں ان سولہ آنوں کے سامنے اس کی کوئی قدر و قیمت نہ ہوتی۔ میں نے ان آنوں کو آج تک خرچ نہیں کیا، بڑا گمان ہے کہ یہ ایک متبرک تحفہ ہے، جس نے مجھے ہمیشہ کے لئے مالا مال کردیا۔

علاج:

مذکورہ روحانی بیماریوں کے علاج کے دو طریقے ہیں:

۱:... **خوفِ خدا:** اللہ تعالیٰ کی ذات کا، اس کی اعلیٰ صفات کے ساتھ استحضار کا پیدا ہونا، اس کے لئے بہترین طریقہ فرائض کی پابندی کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے، جتنا زیادہ ذکر ہوسکے، ذکر کرنے اور سیکھنے کے لئے کسی اللہ والے سے مسلسل رابطہ اور تعلق ضروری ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کی دو صفات سمیع اور بصیر کا تصور بہت ضروری ہے، جس طرح اداروں میں کیمرے نصب ہوتے ہیں اور ساتھ لکھا ہوتا ہے: ”خبردار! کیمرے کی آنکھ آپ کو دیکھ رہی ہے۔“ اسی طرح اداروں میں جابجا خوبصورت بینرز لگائے جائیں جن پر لکھا ہو: ”خبردار! اللہ دیکھ رہے ہیں، اللہ سن رہے ہیں“ جس اللہ نے اربوں کی تعداد میں کانوں کو قوت شنوائی دی ہے، خود اس مقدس ذات کی قوت شنوائی کتنی ہوگی؟ جس اللہ نے اربوں کی تعداد میں آنکھوں کو قوت بینائی اور روشنائی دی ہے خود اس ذات میں کتنی قوت بینائی ہوگی، پھر اس کی دنیا و آخرت میں پکڑ مضبوط اور شدید بھی ہے: ”ان بطش ربک لشدید“ اللہ کے دربار میں کسی کی سفارش، رشوت اور زور نہیں چلتا۔

۲:... **خوفِ قانون:** قانون کا خوف انسان کو گناہوں اور جرائم سے بچاتا ہے۔ مجرم کو عدل والی سزا دینے سے جرائم ختم ہوجاتے ہیں۔ سعودی عرب میں خوفِ قانون کی وجہ سے بعض جرائم بالکل معدوم ہیں، اسی طرح افغانستان میں موجودہ طالبان حکومت کی وجہ سے امن قائم ہوگیا ہے۔ احتساب کے لئے ادارہ کا وجود بہت ضروری ہے، احتساب سے کسی کا استثنا یا رعایت احتساب کی اہمیت کو ختم کردیتا ہے، احتساب کے تصور سے انسان گناہ اور جرائم سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ کوئی ایسا نظام وضع کرنا چاہئے جس میں ملازم کی کام چوری، وقت چوری، خیانت اور رشوت خوری پکڑی جاسکے۔

ہماری بدقسمتی ہے کہ ہر قسم کا بہترین نظام چلانے والے بھی ایسے افراد ہوتے ہیں، جن میں مذکورہ خامیاں اور کوتاہیاں پائی جاتی ہیں۔

۳:... **اصلاحی نظام:** اس لئے بہتر یہ ہے کہ ہر قسم کے نظام کے ساتھ اصلاحی نظام وضع کرنا بہت ضروری ہے۔ اگر افراد کی اصلاح نہ ہوئی ہو تو ہر قسم کا اچھا نظام فیل ہوجاتا ہے، اصلاحی نظام سے قلوب (دلوں) کی اصلاح ہوتی ہے، پھر انسان کے بدن سے پھوٹنے والے اعمال شرع اور قانون کے موافق اور پابند ہوتے ہیں۔

۴:... **ایک اور علاج:** علاوہ ازیں ادارہ کے سربراہ اور ذمہ دار اگر بروقت حاضری اور چھٹی کریں تو ماتحت تمام ملازمین بھی ریگولر (باقاعدہ) ہوجائیں گے۔

الغرض ذمہ دار اور سربراہ اگر مذکورہ کوتاہیوں اور خامیوں سے بچنے کی کوشش کرے گا، تو ماتحت ملازم خود بخود اور ضرور بروقت حاضری کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرے گا، اداروں کی ترقی اور بربادی میں سب سے بڑا اور اہم کردار سربراہ اور ذمہ دار ہی ادا کرتا ہے۔☆☆

نکاح نامہ میں ختم نبوت کا خانہ شامل کرنے کا حکم

محکمہ بلدیات پنجاب نے ڈپٹی کمشنرز اور لوکل گورنمنٹ کو مراسلہ جاری کردیا

رجسٹرڈ نکاح خواں نکاح نامہ میں ختم نبوت پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں: حکام

لاہور (نیوز رپورٹر) اسپیکر پنجاب اسمبلی چوہدری پرویز الٰہی کی کاوشیں رنگ لے آئیں۔ محکمہ بلدیات نے نکاح نامہ میں ختم نبوت کا خانہ شامل کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اس سلسلے میں ڈپٹی کمشنرز اور ڈپٹی ڈائریکٹرز لوکل گورنمنٹ کو مراسلہ جاری کردیا گیا جس میں فوری نکاح نامہ میں ختم نبوت کے خانے پر سرٹیفکیٹ لینے کا حکم جاری کردیا گیا، سیکریٹری بلدیات پنجاب کا کہنا تھا کہ محکمہ بلدیات نے تمام بلدیاتی اداروں کو فوری نکاح نامہ میں ختم نبوت کے خانہ پر عمل کرنے کا حکم دے دیا۔ رجسٹرڈ نکاح خواں نکاح نامہ میں ختم نبوت پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں۔ یاد رہے کہ اسپیکر پنجاب چوہدری پرویز الٰہی نے متعدد شکایات کے بعد تحریک انصاف کے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار کو اعتماد میں لینے کے بعد پنجاب اسمبلی میں خصوصی قرارداد منظور کروا کر یہ مطالبہ کیا تھا کہ نکاح نامہ میں ختم نبوت کی شق کو شامل کیا جائے تاکہ کوئی مسلمان کا روپ دھار کر غیر مسلم، کسی مسلمان لڑکی کے ساتھ نکاح نہ کرسکے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲۷ مئی ۲۰۲۲ء)

کارِ نبوت کا ایک اہم شعبہ

تزکیہ و احسان

قسط:۶

حضرت مولانا مفتی خالد محمود مدظلہ

نویں صدی ہجری کے آخر اور دسویں صدی ہجری کے شروع کا زمانہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کا زمانہ ہے، اس زمانہ میں تصوف کے اندر نئی نئی بدعات رواج پا گئی تھیں جو زمانہ کے اثرات، عجمی قوموں کے اختلاط اور نو مسلم قوموں سے میل جول کے نتیجہ میں پیدا ہو چلی تھیں، زہد و عبادت میں غلو نے تجرد و رہبانیت کے جراثیم پیدا کر دیئے تھے، بزرگوں کی حد سے بڑھی ہوئی تعظیم و تقدیس کی آڑ میں بہت سے خود ساختہ اعمال و رسوم اس راہ میں داخل ہو گئے تھے، اس زمانہ کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندویؒ لکھتے ہیں:

''نویں صدی ہجری میں شیخ محی الدین ابن عربیؒ اور ان کے تلامذہ کے برقی اثر سے جو عالم اسلام میں ایک تیز لہر کی طرح پھیل رہا تھا، تصوف ایک فلسفہ بن گیا، جس میں یونانی فلسفہ الٰہیات کی بہت سی اصطلاحیں اور مسائل شامل ہو گئے، وحدۃ الوجود اہل تصوف کا شعار اور سرمایہ افتخار بن گیا، اور خانقاہوں سے لے کر مدرسوں تک اسی کا دم بھرا جانے لگا، کتاب و سنت سے عدم اشتغال اور فن حدیث سے ناواقفیت اور اس کی صحیح اور مستند کتابوں سے محرومی کی بنا پر خانقاہیں ایسے عقائد و اعمال کی آماجگاہ بن گئیں جن کی سند دین کے اصلی ماخذوں سے ملنا مشکل اور جن سے قرونِ اولیٰ کے مسلمان یکسر نا آشنا تھے۔

ادھر ہندوستان میں جو ہزاروں برس سے جوگ اور سنیاس کا مرکز تھا، مسلمان صوفیوں کا واسطہ ان مرتاض جوگیوں سے پڑا جنہوں نے اپنے خیال اور نفس کی قوت جس

> **مشائخ طریقت شروع سے ہی سب سے زیادہ اتباع شریعت اور سنت کی پابندی پر زور دیتے چلے آئے ہیں اور ان کے نزدیک قولاً، فعلاً، حالاً ہر حیثیت سے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا نام ہی تصوف ہے**

دم اور آسنوں کے ذریعہ بہت بڑھا لی تھی بعض مسلمان صوفیوں نے ان سے یہ علم حاصل کیا، دوسری طرف (گجرات کا مستثنیٰ کر کے جہاں علمائے عرب کی تشریف آوری اور حرمین شریفین کی آمد و رفت کی وجہ سے حدیث کی اشاعت ہو چکی تھی، اور علامہ علی متقی برہان پوری اور ان کے نامور شاگرد علامہ محمد طاہر پٹنی پیدا ہوئے تھے) یہ ملک صحاح ستہ اسور اور ان مصنفین کی کتابوں سے نا آشنا تھا جنہوں نے نقد حدیث اور رد بدعت کا کام کیا، اور سنت صحیحہ اور احادیث کی روشنی میں زندگی کا نظام العمل پیش کیا، ہندوستان کے ان مقامی روحانی فلسفوں اور تجربوں کا اثر اپنے زمانہ کے مقبول مشہور شیخ محمد غوث شطاری گوالیاری کی مقبول کتاب ''جواہر خمسہ'' میں دیکھا جا سکتا ہے جس کی بنیا دزیادہ تر بزرگوں کے اقوال اور اپنے تجربات پر ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صحیح احادیث سے ثابت ہونے یا معتبر کتب شمائل و سیر سے اخذ کرنے کو ضروری نہیں سمجھا گیا۔'' (تاریخ دعوت و عزیمت، ج: چہارم، ص: ۲۴۲،۲۴۳)

حالانکہ مشائخ طریقت شروع سے ہی سب سے زیادہ اتباع شریعت اور سنت کی پابندی پر زور دیتے چلے آئے ہیں اور ان کے نزدیک قولاً، فعلاً، حالاً ہر حیثیت سے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا نام ہی تصوف ہے۔

بہر حال ان نازک اور ناگفتہ بہ حالات میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا تجدیدی کام شروع ہوا اور انہوں نے ان تمام خرافات کا سختی سے رَد کیا اور شریعت و اتباع سنت پر زور دیا۔

کیوں کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ دیکھ رہے تھے کہ سنت کا نور مٹ رہا ہے اور بدعات کی تاریکی ہر طرف پھیلی ہوئی ہے، چنانچہ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

’’اس وقت عالم میں بدعات کا اس کثرت سے ظہور ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ظلمات کا دریا امنڈ رہا ہے، اور سنت کا نور اس مواج دریا میں اس کے مقابلہ میں اس طرح ٹمٹما رہا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ رات کے اندھیرے میں کہیں کہیں جگنو اپنی چمک دکھا رہے ہیں۔‘‘

(تاریخ دعوت وعزیمت، ج چہارم ص ۲۴۵)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے کن حالات میں اور کس طرح کام کیا اس کی ایک جھلک حضرت علی میاںؒ کی تحریر میں ملاحظہ کیجیے:

’’حضرت مجددؒ نے اس نازک دور میں کہ ہندوستان میں مسلمان سلطنت کے ہاتھوں اسلام کی بیخ کنی اور خانقاہوں میں سنت کی ناقدری کی جارہی تھی، اور صاف صاف کہا جارہا تھا کہ ’’طریقت وشریعت دو الگ الگ کوچے ہیں، جن کی راہ ورسم ایک دوسرے سے جدا اور جن کا قانون ایک دوسرے سے الگ ہے، اور جہاں کسی صاحبِ علم طالب حق کو جو کبھی کسی امر کا شرعی ثبوت پوچھنے کی جرأت کر دیتا تھا یہ کہہ کر خاموش کر دیا جاتا تھا:

بے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نہ بود زراہ رسم منزلہا

پوری بلند آہنگی سے آواز لگائی کہ ’’طریقت تابع وخادم شریعت ہے، کمالات شریعت احوال ومشاہدات پر مقدم ہیں، ایک حکم شرعی عمل پر ہزار سالہ ریاضت سے زیادہ نافع ہے، اتباعِ سنت خواب نیمروز (قیلولہ) احیائے لیل (شب بیداری) سے افضل ہے، حلت وحرمت میں صوفیاء کا عمل سند نہیں، کتاب وسنت اور کتب فقہ کی دلیل چاہیے، اہل ضلالت کی ریاضتیں موجب قرب نہیں باعث بُعد ہیں، صور واشکال غیبی داخل لہو ولعب ہیں، تکلیف شرعی کبھی ساقط نہیں ہوتی۔‘‘ (تاریخ دعوت وعزیمت، ج: چہارم، ص: ۲۴۵،۲۴۶)

’’مجدد صاحبؒ کی یہ حمایت، شریعت، حمیت کے درجہ تک پہنچ گئی تھی، اور جب وہ کتاب وسنت اور جمہور اہل سنت کے عقیدہ کے خلاف کوئی صوفیانہ تحقیق یا حال سنتے اور اس کی سند تصوف کی کسی کتاب یا بزرگوں کے احوال واقوال سے لائی جاتی تو ان کی رگِ فاروقی حرکت میں آجاتی اور ان کے قلم سے حمایت شریعت اور غیر سنت کا طوفان امنڈ پڑتا، کسی خادم نے کسی بزرگ (شیخ عبدالکبیر یمنی) کا کوئی ایسا ہی شاذ اور وحشت انگیز قول نقل کیا تھا، مجدد صاحب اس کی تاب نہ لاسکے اور ان کے قلم سے بے اختیار یہ فقرے نکل گئے:

’’مخدوما! فقیر کو ایسی باتوں کے سننے کی تاب نہیں، بے اختیار میری رگ فاروقی حرکت میں آجاتی ہے، اور تاویل وتوجیہ کا موقع نہیں دیتی، ایسی باتوں کے قائل شیخ کبیر یمنی ہوں یا شیخ اکبر شامی، ہمیں کلام محمد عربی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام درکار ہے، نہ کہ کلام محی الدین ابن عربی، صدر الدین قونوی اور شیخ عبدالرزاق کاشی، ہم کو نص سے کام ہے نہ کہ فص سے..... فتوحات مدنیہ نے فتوحات مکیہ سے مستغنی بنا دیا ہے۔‘‘ (تاریخ دعوت وعزیمت، ج: چہارم، ص: ۲۵۰،۲۵۱)

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں بہت سی چیزیں بدعت حسنہ کے نام سے رواج پاگئی تھیں حضرت مجددؒ نے اس پر بھی سخت نکیر فرمائی اور بانگ دہل یہ اعلان کیا کہ بدعت ہمیشہ بدعت ہے اس میں حسنہ اور سیئہ کی کوئی تقسیم نہیں، حضرت علی میاںؒ لکھتے ہیں:

’’حضرت مجدد صاحبؒ نے اس تقسیم اور بدعت حسنہ کے خلاف جس زور سے علم جہاد بلند کیا اور جس اعتماد وقوت اور علمی استدلال کے ساتھ اس کا انکار کیا اس کی نظیر دور تک اور دیر تک نہیں ملتی، اس سلسلہ میں مکتوبات کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

سُنن نبویہ کی ترویج واشاعت کی تحریص اور بدعات کے انسداد کی ترغیب دیتے ہوئے اپنے مخدوم زادہ خواجہ محمد عبداللہ کو ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

’’یہ وہ وقت ہے کہ حضرت خیر البشر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت پر ہزار سال گزر چکے ہیں، اور علامات قیامت ظاہر ہونا شروع ہوگئی ہیں، عہد نبوت کے بُعد کی وجہ سے سنت مستور اور چونکہ زمانہ کذب و دروغ کا ہے، بدعت رائج ومقبول ہو رہی ہے، کسی شہباز کی ضرورت ہے جو سنت کی نصرت وحمایت کرے اور بدعت کو پسپا اور مغلوب کرے، بدعت کی ترویج، دین کی تخریب کے مترادف ہے، اور مبتدع کی

تعظیم قصر اسلام کو منہدم کرنے کے ہم معنیٰ۔

حدیث میں آتا ہے:

’’من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام‘‘

(جس کسی نے بدعت والے کی توقیر کی، اس نے اسلام کے منہدم کرنے کے کام میں حصہ لیا)۔

پورے عزم وہمت کے ساتھ اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے کہ سنتوں میں سے کسی سنت کو رواج دیا جائے اور بدعتوں میں سے کسی بدعت کا ازالہ کیا جائے، یہ کام ہر وقت ضروری تھا، لیکن ضعف اسلام کے اس زمانہ میں کہ مراسم اسلام کا قیام، سنت کی ترویج اور بدعت کی تخریب کے ساتھ وابستہ ہو گیا ہے، اور بھی ضروری ہے۔

اس کے بعد اسی مکتوب میں بدعت میں ......کسی قسم کے حسن و جمال ہونے اور بدعتِ حسنہ کی تعبیر و اصطلاح کی مخالفت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

’’گزشتہ لوگوں میں سے بعض نے بدعت میں کچھ حسن دیکھا کہ بدعت کی بعض قسموں کو انہوں نے مستحسن قرار دیا، لیکن اس فقیر کو اس مسئلہ میں ان سے اتفاق نہیں وہ کسی بھی بدعت کو حسنہ نہیں سمجھتا اور اس میں اس کو سوائے ظلمت و کدورت کے کچھ اور محسوس نہیں ہوتا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

’’کل بدعة ضلالة‘‘ (ہر بدعت گمراہی ہے)۔‘‘ (تاریخ دعوت و عزیمت، ج؛ چہارم، ص:۲۵۶ تا ۲۵۸)

(جاری ہے)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حج ...... سید محمد عرفان پاشاہ منیری حیدر آباد

دسویں ہجری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حج فرمایا ہے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حج ہے، جب ذوالقعدہ دس ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے حج کی ادائیگی کی غرض سے بیت اللہ شریف کے لئے روانہ ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عازمین حج کا جم غفیر تھا۔ مورخین کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس سال جو عازمین حج روانہ ہوئے ان کی تعداد کسی طرح بھی لاکھ، سوا لاکھ سے کم نہیں تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تاریخی حج کے موقع پر خطبہ فرمایا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خطبہ تھا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے:

’’اے لوگو! میری باتوں کو غور سے سنو۔ مجھے پورا یقین ہے کہ میں آئندہ سال اس موقع پر تم سے پھر نہیں مل سکوں گا، جیسا کہ اس دن اور اس مہینہ میں خونریزی حرام ہے، اسی طرح تمہارا خون تمہارا مال اور تمہاری آبرو ایک دوسرے پر حرام ہے۔ تم کو چاہئے کہ امانتیں ان کے مالکوں کے سپرد کردیا کرو۔ دوسروں پر ظلم نہ کرو، تاکہ تم پر بھی ظلم نہ کیا جائے۔ سود حرام ہے۔ اب شیطان کی پرستش اس زمین پر نہیں ہوگی، مگر چھوٹے چھوٹے امور میں اس کی اطاعت کی جائے گی۔ لہٰذا تم شیطان کی اطاعت سے بچے رہنا۔ عورتوں کے حقوق ادا کرو اور ان کے ساتھ بھلائی کرو۔ میں تم میں دو چیزیں چھوڑتا ہوں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب، دوسرے اس کے نبی کی سنت، جب تک تم کتاب اور سنت پر عمل کروگے، گمراہ نہ ہوگے۔ تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ کوئی مسلمان، کسی مسلمان کے مال میں تصرف نہ کرے، تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو....... اس خطبہ کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا کہ بتاؤ میں نے احکام الٰہی تم تک پہنچا دیئے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم سب گواہ رہنا۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ دوسروں تک میری نصیحت پہنچا دیں۔ اس موقع پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی: ’’الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔‘‘... آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کردیا، اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کردیا اور میں نے اسلام کو تمہارے دین (بننے کے لئے) پسند کرلیا... اس آیتِ شریفہ کے نزول پر بہت سے مسلمان خوش ہوئے کہ دین اسلام کی آج تکمیل ہوگئی۔‘‘

لیکن رمز شناس صحابہ کرامؓ سمجھ گئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔ کیونکہ جس مقصد کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے وہ پورا ہو چکا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جو یمن میں تبلیغ اسلام کے لئے گئے ہوئے تھے وہ بھی یمن سے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس آخری حج میں شریک ہوگئے تھے۔ اس موقع پر بعض غلط فہمیوں کی بنا پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دبے الفاظ میں حضرت علیؓ کی شکایت کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ’’جو شخص میرا دوست ہے وہ علی کا دوست ہے اور جو علی کا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے۔‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن کر معترضین خاموش ہوگئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم حج کی ادائیگی کے بعد مدینہ منورہ واپس چلے گئے۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حج اور مکہ مکرمہ کا آخری سفر تھا۔

قادیانیت پرغور کرنے کا سیدھا راستہ

قسط:۲

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

مرزا قادیانی کی جانچ کے لئے جو چار اصولی باتیں میں آپ حضرات کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ان میں سے پہلی تو یہی تھی جو میں پیش کر چکا اور آپ سن چکے۔اب آگے سنئے:

دوسری بات:

دوسری اصولی بات یہ ہے کہ اللہ کے سچے پیغمبر کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ اپنے دعوے کی سچائی اور اپنی بڑائی ثابت کرنے کے لئے بھولے سے بھی کبھی جھوٹ بولے۔ مگر مرزا قادیانی اس معاملے میں بڑے بے باک ہیں اور بہت بے تکلفی اور دیدہ دلیری سے صاف صریح جھوٹ بول جاتے ہیں۔اگر آپ چاہیں تو اس کی بہت سی مثالیں میں ان کی کتابوں سے پیش کرسکتا ہوں۔لیکن چونکہ میرا مطمع نظر اس وقت صرف اتنا ہی ہے کہ مرزا قادیانی کی جانچ اور قادیانیت پر غور کرنے کا ایک صحیح اور اصولی طریقہ آپ حضرات کو بتلادوں۔اس لئے میں اس سلسلہ میں بھی مرزا قادیانی کی غلط بیانی کی صرف ایک موٹی سی مثال آپ کے سامنے پیش کردینا کافی سمجھتا ہوں۔

مرزا قادیانی کے صریح جھوٹ کی ایک مثال:

”مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی ایک کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا۔ کیونکہ وہ کاذب ہے۔مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے۔“(اربعین نمبر۳ص۹،خزائن ج۱۷ص۳۹۴)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری مرحوم اور مولانا محمد اسماعیل علی گڑھی مرحوم کے متعلق جو یہ بات لکھی ہے کہ:”انہوں نے اپنی کتابوں میں یہ قطعی حکم لگایا تھا کہ وہ (یعنی مرزا قادیانی) اگر کاذب ہے تو وہ ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا۔کیونکہ وہ کاذب ہے اور یہ کہ اپنی جن تالیفات میں انہوں نے یہ بات لکھی تھی وہ شائع بھی ہو چکی ہیں۔“

یہ سب مرزا قادیانی کا تراشا ہوا جھوٹ ہے۔ان دونوں مرحوم بزرگوں کی ایسی کوئی کتاب روئے زمین پر موجود نہیں ہے اور کبھی شائع نہیں ہوئی جس میں انہوں نے یہ بات لکھی ہو۔آپ میں سے جس کا جی چاہے اس کی تحقیق کرلے۔مرزا قادیانی کی زندگی میں بھی ان سے یہ مطالبہ کیا گیا اور پھر ان کے ماننے والوں کو ہمیشہ اس کے لئے چیلنج کیا گیا کہ ان دونوں بزرگوں کی وہ شائع شدہ کتابیں دکھاؤ۔جن میں یہ مضمون موجود ہو۔لیکن آج تک کوئی نہیں دکھلا سکا اور نہ قیامت تک کوئی دکھلا سکتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے آپ کو بتلایا یہ مرزا قادیانی کا خالص جھوٹ اور افتراء ہے۔

اور ان کی کذب بیانی کی یہی ایک مثال نہیں ہے۔بلکہ واقعہ یہ ہے کہ جو شخص مرزا قادیانی کی کتابوں کو تحقیقی اور تنقیدی نگاہ سے دیکھے گا وہ ان میں اس کی بیسیوں، پچاسوں مثالیں پائے گا کہ وہ اپنی بڑائی اور سچائی ثابت کرنے کے لئے بالکل بے اصل اور بے بنیاد اور خلاف واقعہ باتیں بڑی دیدہ دلیری سے لکھ جاتے ہیں (بہر حال مرزا قادیانی کی یہ کمزوری بھی ایسی ہے جس کے ہوتے ہوئے ان کو کسی بڑے درجہ کا انسان نہیں سمجھا جاسکتا)۔ایسا شخص پیغمبر تو کیا معنی ایک دیانت دار مصنف بھی نہیں سمجھا جاسکتا۔میں اللہ تعالیٰ کا ایک نہایت حقیر اور گنہگار بندہ ہوں۔قریب ۲۱،۲۲ سال سے تحریر وتصنیف کا کام کرتا ہوں اور اندازہ یہ ہے کہ مستقل تصانیف کی شکل میں اور الفرقان میں میرے قلم کے لکھے ہوئے ۵،۶ ہزار صفحات ضرور شائع ہو چکے ہوں گے۔میں کہہ سکتا ہوں کہ الحمدللہ میں بھی اس معاملے میں مرزا قادیانی سے کہیں زیادہ دیانت دار ہوں اور میرا کوئی مخالف میرے لکھے ہوئے ان ۵،۶ ہزار صفحات میں اس قسم کی غلط بیانی کی ایک مثال بھی نہیں نکال سکتا۔ (مرزا قادیانی کے یہاں اس قسم کی غلط بیانیوں کی اتنی بہتات ہے کہ مناظرہ سے دلچسپی رکھنے والے

بعض حضرات نے ان کی کتابوں سے اس قسم کی غلط بیانیاں چھانٹ کر مستقل کتابیں صرف اسی موضوع پر لکھی ہیں۔ ان رسالوں میں کذبات مرزامشہور رسالہ ہے۔ پھر مرزا قادیانی اس قسم کی غلط بیانیاں صرف انسانوں ہی کے حق میں نہیں کرتے۔ بلکہ اللہ ورسول اور قرآن وحدیث کے متعلق بھی اس قسم کی غلط بیانی کرنے میں وہ بڑے جری اور بے باک ہیں۔ ایک مثال اس کی بھی ہدیۂ ناظرین ہے: اسی کتاب اربعین نمبر۳ میں (جس سے مولانا قصوری مرحوم اور مولانا علی گڑھی مرحوم کے متعلق ان کی ایک غلط بیانی ابھی نقل کی گئی ہے) لکھتے ہیں: ’’ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشین گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔‘‘

(اربعین نمبر۳ص۱۷، خزائن ج۱۷ص۴۰۴)

جو لوگ قرآن اور احادیث کا الحمدللہ علم رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ قرآن اور احادیث کے متعلق مرزا قادیانی کی کیسی بے باکانہ غلط بیانی ہے۔

تیسری بات:

تیسری اصولی بات مرزا قادیانی کی جانچ کے لئے جو آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ انہوں نے بعض اہم پیشین گوئیاں ایسی کیں جن کو خود اپنے جھوٹے یا سچے ہونے کا خاص نشان اور معیار قرار دیا اور بڑے دعوے سے کہا کہ اگر یہ پوری نہ ہوں تو میں جھوٹا ہوں اور ایسا ہوں اور ویسا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس قسم کی زیادہ تر پیشین گوئیوں کو غلط ثابت کر کے ان کا جھوٹا اور مفتری ہونا ظاہر کر دیا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے۔ ورنہ بہت سی پیشین گوئیاں رمالوں، جفاروں کی اور علم جوتش سے واقفیت رکھنے والے پنڈتوں کی پوری ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اگر بالفرض مرزا قادیانی کی یہ پیشین گوئیاں سو فیصدی بالکل ٹھیک ٹھیک پوری ہو جاتیں تب بھی ہم ان کو اس قسم کا استدراج سمجھتے۔ جیسا کہ حدیثوں میں دجال کے متعلق آتا ہے کہ وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا اور بارش برسا کے اور مردہ کو زندہ

زیادتی کیس میں مسرور مرزا کے ساتھی کو ڈیڑھ برس قید

چنیوٹ (نمائندہ امت) برطانوی کنزرویٹو پارٹی کے سابقہ رکن پارلیمنٹ اور قادیانی جماعت برطانیہ کے رہنما مرزا مسرور کے قریبی ساتھی عمران احمد خان قادیانی کو پندرہ سالہ لڑکے کے ساتھ زیادتی کے جرم میں اٹھارہ ماہ قید کی سزا سنادی گئی۔ برطانوی اخبار ’’دی گارجین‘‘ کے مطابق عمران احمد قادیانی نے ۲۰۰۸ء میں ایک نجی پارٹی کے دوران رات کو کمرے میں پندرہ سالہ لڑکے کو زیادتی کا نشانہ بنایا۔ ۲۰۱۰ء کو کیس رپورٹ کروایا گیا اور ۲۰۱۹ء میں یہ برطانوی پارٹی پارلیمنٹ کا رکن منتخب ہوا۔ ۱۱/اپریل ۲۰۲۲ء کو گواہان کی موجودگی میں فرد جرم عائد کر دی گئی۔ ماہ ساؤتھ ورک کورٹ میں مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی اور فردِ جرم عائد ہونے کے بعد برطانوی جج جسٹس بیکر نے کیس کا فیصلہ سناتے ہوئے ملزم عمران احمد خان قادیانی کو اٹھارہ ماہ کی سزا سنادی۔ جسٹس بیکر نے ملزم کو کہا کہ مجھے نہیں لگتا کہ آپ کو اپنے جرم پر پچھتاوا ہے بلکہ آپ کو افسوس ہے کہ آپ اپنے اعمال کے نتیجہ میں مشکل میں پڑ گئے۔ ذرائع کے مطابق فردِ جرم لگنے پر ہی قادیانی عمران احمد خان نے پارلیمنٹ سے استعفیٰ دے دیا اور کنزرویٹو پارٹی نے اسے اپنی پارٹی سے بھی نکال دیا۔ متاثرہ بچے کے والدین نے عمران احمد قادیانی پر اعتماد کرتے ہوئے ۱۵ سالہ بچے کو اور اس کے چھوٹے بھائی کو ایک کمرے میں رات گزارنے دی، جہاں ملزم نے زبردستی شراب اور فحش فلم دکھانے کی کوشش کی اور زیادتی کی۔ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان کے امیر و ممبر صوبائی اسمبلی مولانا محمد الیاس چنیوٹی اور مجاہد ختم نبوت حسن رانا نے کہا کہ قادیانیوں نے خاص ایجنڈے کے تحت ۲۰۱۹ء میں عمران احمد قادیانی کو برطانوی پارلیمنٹ کا رکن بنایا تاکہ مغربی ممالک کے دباؤ پر پاکستان میں قادیانیوں کے لئے آئین میں تبدیلیاں کروائی جائیں۔ قادیانی عمران احمد کے بڑے بھائی کریم خان کی شادی تیسرے قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد کی بیٹی سے ہوئی تھی اور یہ مرزا مسرور کا قریبی ساتھی ہے۔ قادیانی اسلام اور پاکستان کے خلاف بیرون ملکوں میں بھی ناپاک سازشیں کرتے رہتے ہیں، مگر قادیانیوں کو ہمیشہ ذلت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں ملا اور ہمیشہ انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔ حکومت پاکستان کو قادیانیوں کی پاکستان اور اسلام کے خلاف ہونے والی سازشوں پر کڑی نظر رکھنی چاہئے اور انہیں آئین کا پابند بنانا چاہئے۔ (روزنامہ امت کراچی، ۲۵ مئی ۲۰۲۲ء)

کرکے دکھائے گا اور اس کے باوجود دجال ہوگا۔

بہرحال ہمارا یہ ایمان ہے کہ قرآن مجید میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان ہوجانے کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے۔ خواہ اس کے ہاتھ پہ کیسے ہی کرشمے ظاہر ہوں اور خواہ اس کی پیشین گوئیاں سو فیصدی پوری ہوں پھر بھی وہ ہرگز سچا نبی نہیں بلکہ کذاب ودجال ہے۔ اس لئے اگر بالفرض مرزا قادیانی کی یہ پیشین گوئیاں پوری بھی ہوجاتیں جب بھی ہمارے ایمان اور عقیدہ پر الحمدللہ کوئی اثر نہ پڑتا۔

لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ان کی معرکہ کی پیشین گوئیوں کو غلط کرکے اپنے بہت سے کمزور بندوں کو اس آزمائش سے بچالیا۔

میں اس سلسلہ میں ان کی صرف دو پیشین گوئیوں کو اس وقت آپ حضرات کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں:

پہلی پیشین گوئی ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی کی موت سے متعلق ہے۔ مرزا قادیانی نے اس کی میعاد ۵؍جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینہ تک (یعنی ۵؍ستمبر ۱۸۹۴ء تک) مقرر کی تھی۔ پھر انہوں نے اپنی کتاب (شہادۃ القرآن، ص:۷۹، خزائن ج:۶، ص:۳۷۵) پر جو ستمبر ۱۸۹۴ء کی لکھی ہوئی ہے اپنی صداقت کے نشان اور معیار کے طور پر اپنی اس پیشین گوئی کو پھر دہرایا کہ آتھم ضرور بالضرور اس مدت کے اندر یعنی ۵؍ستمبر ۱۸۹۴ء تک مرجائے گا۔ (اور چونکہ آتھم کی عمر ۷۰ برس کے قریب تھی اس لئے اس کا مرجانا کچھ مستبعد بھی نہ تھا) لیکن اللہ تعالیٰ کو مرزا قادیانی کو جھوٹا ثابت کرنا تھا۔ اس لئے بوڑھا عبداللہ آتھم اس مدت میں بھی نہیں مرا۔ بلکہ اس میعاد سے قریباً دو برس گزرنے کے بعد ۲۷؍جولائی ۱۸۹۶ء کو مرا۔ خود مرزا قادیانی نے (انجام آتھم ص۱، خزائن ج۱۱ ص۱) میں اس کی موت کی یہ تاریخ لکھی ہے۔

مجھے یہ معلوم ہے کہ مرزا قادیانی نے اور ان کی امت کے مناظروں نے اس پیشین گوئی کے بارہ میں بعد کو کیا کیا فضول اور مہمل تاویلیں کی ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ہر صحیح الفطرت آدمی کو ان لوگوں کی اس قسم کی باتوں سے ان کی ہٹ دھرمی کا اور حق پرستی سے دوری کا اور زیادہ یقین ہوتا ہے۔ سیدھی بات ہے۔ کوئی منطق فلسفہ کا مسئلہ نہیں ہے اور کوئی پہیلی اور چیستاں نہیں ہے جس کا سمجھنا اور بوجھنا مشکل ہو۔ مرزا قادیانی نے پیشین گوئی کی تھی کہ آتھم ۵؍جون ۱۸۹۳ء سے ۱۵؍مہینہ تک یعنی ۵؍ستمبر ۱۸۹۴ء تک ضرور مرجائے گا اور اس کو انہوں نے اپنے صادق یا کاذب ہونے کا معیار قرار دیا تھا۔ اب اگر آتھم ۵؍ستمبر ۱۸۹۴ء کی شام تک بھی مرجاتا تو مرزا قادیانی اپنے اس بیان کی رو سے سچے ہوتے۔ لیکن جب وہ اس مدت میں نہیں مرا بلکہ قریباً دو سال بعد تک اور جیتا رہا تو اس کی اس دو سالہ زندگی کا ہر سانس اور ہر لمحہ مرزا قادیانی کے اقرار کے مطابق ان کے کاذب اور جھوٹے ہونے کا ثبوت ہے اور اس میں تاویلیں کرنا خواہ مخواہ ایک کھلے ہوئے جھوٹ کو سچ بنانے کی کوشش کرنا ہے۔ بہرحال غور کرنے والوں اور سمجھنے کا ارادہ رکھنے والوں کے لئے بات بالکل صاف سیدھی اور مختصر سی ہے۔

(جاری ہے)

قادیانیوں سے دوستی اسلام سے دشمنی اور عقیدہ ختم نبوت سے غداری ہے

لاہور.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر شمالی لاہور کے چیدہ چیدہ علماء کرام کا اجلاس مرکز ختم نبوت نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں مجلس لاہور کے رہنما مولانا خالد محمود کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، جامعہ خالدیہ شاد باغ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد عرفان، مولانا عبدالنعیم، مولانا سعید وقار، مولانا حافظ اخلاق احمد، مولانا محمد زبیر جمیل، مولانا محمد سمیع اللہ، مولانا محمد ارشاد فاروقی ودیگر نے شرکت کی۔ مولانا ارشاد فاروقی کی شمالی لاہور میں مبلغ کے طور پر تشکیل کی گئی۔ علماء کرام نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 29؍مئی 1974ء چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر قادیانی غنڈوں نے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے مسلمان طلبہ پر تشدد اور قاتلانہ حملہ کیا تھا، تو اس کے نتیجے میں ملک گیر تحریک محدث العصر شیخ الاسلام مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں چلی تھی، اسی تحریک کے نتیجے میں 7؍ستمبر 1974ء کو بھٹو مرحوم کے دور میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اس امت کی بقا کا ضامن ہے جب تک یہ عقیدہ موجود ہے تو یہ امت، امت رہے گی اگر عقیدہ ختم نبوت محفوظ نہ رہا تو پھر یہ امت ہی نہیں رہے گی۔ قادیانیوں سے دوستی اسلام سے دشمنی اور عقیدہ ختم نبوت سے غداری ہے، قادیانیوں سے وفاداری کرنے والے اور ان سے محبت کی پینگیں بڑھانے والے اپنی آخرت کی فکر کریں۔

قادیانیت کا مکروہ چہرہ

امامہ خالد

۱۰ر جنوری ۲۰۲۲ء بروز پیر روزنامہ امت کراچی میں ایک خبر شائع ہوئی ہے، جو نہ صرف پڑھنے والے کے لئے حیرت انگیز تھی، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ بہت حیاء سوز اور ایک مہذب انسان کے لئے ناقابل برداشت بھی تھی.... خبر کچھ یوں تھی کہ ”قادیانی سربراہ خواتین سے زیادتی کرنے والوں کا سرپرست نکلا“

یہ ہیڈ لائن پڑھ کر میں بے اختیار آگے پڑھتی چلی گئی اور جوں جوں پڑھتی گئی میرے محسوسات عجیب ہونے لگے.... تفصیل کچھ یوں تھی کہ چھتیس سالہ ندا النا صر (جو کہ قادیانیوں کے خلیفہ دوم مرزا بشیرالدین محمود کے بڑے صاحبزادے مرزا ناصر احمد کی پوتی جبکہ دوسرے بیٹے مرزا طاہر احمد کی نواسی لگتی ہیں....) نے انکشافات کئے کہ مرزا مسرور کے بہنوئی محمود شاہ اور ان کے ایک اور رشتہ دار جو کہ ربوہ کے ایک احمدی اسپتال کے ڈاکٹر ہیں، مرزا مبشر احمد یہ دونوں مل کر ربوہ میں ایک طویل عرصہ (جو کہ غالباً ۴ سال کی مدت پر مبنی ہے) بار بار ندا صاحبہ کو اپنی درندگی کا نشانہ بناتے رہے.... جبکہ ندا کے بیان کے مطابق برطانیہ میں قیام کے دوران کم عمری میں کئی سال تک والد بھی اس کے ساتھ زیادتی کرتا رہا...

اسی کے ساتھ ساتھ امریکا میں موجود قادیانی تنظیم کے سربراہ مرزا منظور احمد نے بھی کئی بار ندا کو غلط کام پر آمادہ کرنے کی کوشش کی.... لندن پولیس سے شکایت کرنے سے قبل ۵ ماہ تک ندا صاحبہ قادیانی سربراہ کے پاس جاتی رہیں اور مدد طلب کرتی رہیں، لیکن جواب ندارد.... مسلسل ان کی آواز کو دبانے کی کوشش کی جانے لگی اور ان کی بات کو محض بے بنیاد الزامات قرار دیا گیا.... سونے پر سہاگا یہ کہ ندا ہی سے معافی کا مطالبہ کیا جارہا تھا کہ ندا صاحبہ جماعت کی بے حرمتی پر جماعت سے معافی مانگیں.... اسے کہتے ہیں ایک چوری.... اوپر سے سینہ زوری....

خیر.... سارے حربے آزمالینے کے بعد قادیانیوں کو احساس ہوا کہ اب کی بار حالات ان کا ساتھ نہیں دے رہے تو یہ دیکھ کر قادیانی جماعت ایک خوف کے زیر اثر تھی کہ وہ دن دور نہیں کہ جب ان کا دجل ان کے مکروہ فریب کے جال کھل کر پوری دنیا کے سامنے ظاہر ہوں گے۔ ان کی نام نہاد عزت کی دھجیاں اڑیں گی اور جھوٹی نبوت کے نام پر کھولی گئی بناسپتی کی دکان بند ہو جائے گی تو انہوں نے پینترا بدلا.... اب کی بار ان کا بیان کچھ مختلف تھا.... اور وہ عوام کا رخ دوسری جانب موڑ رہے تھے.... سادہ لوح عوام کو یہ باور کرا رہے تھے کہ لفظ کھوٹ اس کیس میں ملوث افراد کے ہی کرداروں میں ہے.... باقی جماعت ماشاء اللہ پاک و صاف ہے، کرداروں کے سرٹیفکیٹ جاری کرتے یہ تھکتے نہیں.... آئیں ذرا ہم بھی مشاہدہ کرآئیں.... ان کے صاف و شفاف کردار کا....؟

سو اب میں سب سے پہلے بات کروں گی قادیانی جماعت کے ایک اہم رکن مرزا بشیر احمد المعروف قمرالانبیاء کے کردار کی، اس کے متعلق ایک شخص بیان کرتا ہے جس کا نام عبدالرب خان ہے، کہتا ہے کہ ہم مرزا بشیر احمد المعروف قمرالانبیاء کے گھر میں رہ رہے تھے کہ ایک رات آندھی سی آگئی، سب افراد خانہ کمروں میں جانے لگے، میری اہلیہ مرحومہ برآمدے سے گزر رہی تھیں کہ میاں بشیر سامنے آگئے اور میری اہلیہ کو غلط انداز سے چھونا چاہا، چونکہ وہ بڑی غیرت مند خاتون تھیں، انہوں نے ایک زناٹے دار تھپڑ میاں بشیر کے چہرے پر رسید کیا، جس سے وہ دہرے ہوگئے.... صبح کے وقت انہوں نے مجھے ناشتے پر بلایا، میں نے انہیں اس بدمعاشی پر ڈانٹا تو وہ کہنے لگے: رات آندھی تھی اور کچھ مجھے نزلے کی شکایت بھی تھی، اس لئے میں سمجھا کہ میری بیوی ہیں.... ابھی انہوں نے اتنا ہی کہا تھا کہ ”میری اہلیہ اوپر سے آگئیں اور انہوں نے دوہتھڑ میری پشت پر رسید کئے اور کہا: چلو، اٹھو تم اس بدمعاش کے پاس بیٹھے ہو“ یہ تو تھا قادیانیوں کا ”قمر“

مرزا بشیر احمد کے روشن کردار کا چھوٹا سا ایک نمونہ۔

اب ہم چلتے ہیں مرزا طاہر احمد یعنی مرزائیوں کے خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود کے ہونہار سپوت اور ندا الناصر کے نانا محترم کی جانب۔ موصوف کے بارے میں لکھا ہے کہ بیماریوں کے ایام میں بھی انہوں نے بے حیائی کی وہ داستانیں رقم کی ہیں کہ الامان والحفیظ! موصوف کی ذاتی خواہش پر پیشاب کروانے، کپڑے بدلوانے اور مساج اور دیگر اس طرح کے امور انجام دینے کے لئے ڈاکٹر ریحانہ بٹ کو اسپتال بلوایا گیا اور ان کی بے حیائی کی داستانیں فضل عمر اسپتال ربوہ کے لیٹرینوں میں آج بھی رقم ہیں۔ یہی نہیں، ڈاکٹر ریحانہ بٹ اس کی فرمائش پر اس کی خدمت پر مامور تھی، ایک دن مرزا طاہر کی چھوٹی بیٹی فائزہ (ندا الناصر کی والدہ) غیر متوقع طور پر والد کے کمرے میں داخل ہوئی تو مرزا طاہر کو محترمہ ڈاکٹرانی صاحبہ کے ساتھ انتہائی قابل اعتراض حالت میں پایا اور پھر کچھ بھی کہے بغیر گھر سے نکل گئی اور اس بات کا عینی شاہد جو ہے وہ مرزا طاہر کا پرسنل سیکریٹری خود ہے۔

اسی طرح میں آپ کے سامنے مرزا گل محمد صاحب جو کہ رئیس قادیان ہونے کے ساتھ ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان کے رکن بھی تھے، ان کی دوسری بیوہ کا بیان کردہ واقعہ بھی پیش کردیتی ہوں۔ کہتی ہیں کہ خلیفہ صاحب کو میں نے خود اپنی ہی صاحبزادی اور دوسری عورتوں کے ساتھ منہ کالا کرتے دیکھا ہے۔ میں نے خلیفہ صاحب سے ایک مرتبہ عرض کیا: حضرت! یہ کیا معاملہ ہے؟ تو فرمانے لگے: قرآن وحدیث میں اس کی اجازت ہے، البتہ اس کو عوام میں پھیلانے کی ممانعت ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک! یہ تھی قادیانی مذہب اور اس کے بانیوں کے اصل چہرے اور ان کے روشن کردار کی کچھ جھلکیاں۔

میں اختصار سے کام لیتے ہوئے کچھ باتیں عرض کرنا چاہتی ہوں۔ مذکورہ حقائق کو پڑھ لینے کے بعد ایک سلیم العقل اور دور اندیش انسان کے لئے قادیانیوں کو مسلم اقلیت ماننا تو درکنار، شاید ہی انسانیت میں بھی ان کا شمار برداشت کرسکے۔

ایک بات یہاں یہ ذہن نشین کرلیں کہ جہاں تالاب میں ایک مچھلی خراب ہو تو وہ تالاب کیسے پاک صاف رہ سکتا ہے؟ یہاں تو کئی غلیظ مچھلیاں ہیں۔ اس تالاب کے گندا اور غلیظ ہونے میں پھر تو کوئی شک نہیں۔

میں آپ سے بس اتنی درخواست کروں گی کہ اپنا تمام تر وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی حفاظت کی خاطر اور فتنۂ قادیانیت کے مکروہ عزائم کو خاک میں ملانے کے لئے وقف کردیں۔

ان کے دجل کو کھول کر عوام تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کریں۔ اپنے آپ کو اس مقدس کام کے لئے وقف کریں۔ اپنے بچوں کو وقتاً فوقتاً اس کام کی ترغیب دیں۔ ہم میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اب بھی ان فریبیوں کے خلاف آواز بلند کرنے سے ڈرتے ہیں، کیوں ڈرتے ہیں؟ جبکہ ہمیں دینی حق کے ساتھ ساتھ آئینی و قانونی حق بھی حاصل ہے کہ ہم بانگ دہل ہر گلی چوراہے پر قادیانیوں کا کفر بیان کرسکتے ہیں۔ علماء فرماتے ہیں اس کام میں نہ خرچہ ہے، نہ پرچہ ہے، رب کے یہاں چرچا ہے، اپنے آئینی و قانونی حق کو استعمال کرتے ہوئے بھرے ایوانوں میں بھی قادیانیوں کا کفر بیان کرنا پڑے تو ہم بلا جھجک یہ کرگزریں۔ بہت ہی بابرکت شخص ہے جس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نوکری نصیب ہوتی ہے۔ رب تعالیٰ تاحیات یہ نوکری ہمارے نصیبوں میں لکھ دے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی حفاظت کے لئے مرمٹنے والا بنادے:

زمیں نہ ہوتی فلک نہ ہوتا
عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا
یہ محفل کون و مکاں نہ ہوتی
اگر وہ شاہ امم ﷺ نہ ہوتا

(روزنامہ امت کراچی، ۱۹ مئی ۲۰۲۲ء)

ذکر اللہ کی فضیلت

”جب شیطان انسان کو غافل دیکھتا ہے تو اپنی سونڈ کے ذریعہ انسان کے دل میں وساوس اور گناہوں کا زہر بھرنے لگتا ہے اور جس وقت انسان کو ذاکر پاتا ہے شرمندہ اور ذلیل ہوکر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: ”جو شخص رحمٰن کے ذکر سے (جان بوجھ کر) اندھا ہوجائے، ہم اس پر ایک شیطان مسلط کردیتے ہیں پس وہ (ہروقت) اس کے ساتھ رہتا ہے۔“ (الزخرف)

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی، کراچی

تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں

مجلس تحفظ ختم نبوت کامارڈی (انڈیا) کے زیر اہتمام جلسۂ عام سے مولانا سلمان بجنوری و دیگر علماء کرام کے خطابات

رپورٹ: مفتی عمران خان قاسمی، مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت کامارڈی

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی، قرآن مقدس آخری کتاب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین بھی آخری، ان خیالات کا اظہار مجلس تحفظ ختم نبوت کامارڈی کے عظیم الشان فقیدالمثال جلسہ عام بعنوان تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں (بصدارت حضرت مفتی غیاث الدین مدظلہ) کلاسک گارڈن فنکشن ہال سرسلہ روڑ کامارڈی میں منعقدہ جلسہ سے بحیثیت سرپرستِ اجلاس خطاب کرتے ہوئے دکن کے ممتاز ولی کامل، امیر شریعت حضرت مولانا شاہ جمال الرحمٰن صاحب مفتاحی دامت برکاتہم نے کیا، نیز سلسلۂ خطاب کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اپنی زندگی کو وقف کردو اللہ کے لئے، اللہ کے دین کے لئے، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم نبوت کی حفاظت کے لئے، پوری زندگی میں دین کو داخل کرتے ہوئے، اوروں کو پیغامِ اسلام پہنچانے کے لئے کہ دیکھنے سے سمجھ آئے کہ یہ اسلام ہے، لوگ دیکھیں گے تو سمجھ آئے کہ یہ اسلام کا سچا تابع دار ہے، یہ سچا نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے، زندگی کے کسی پہلو یا کسی بھی زاویہ سے یہ ظاہر نہ ہو کہ ہمارا تعلق اسوۂ نبی سے نہیں ہے، بلکہ ہمارے ہر عمل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کی خوشبو آئے، ختم نبوت کی مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے مطالب میں جہاں یہ مطلب ہے کہ آپ آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا جو کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ کذاب ہے، دجال ہے،

> **نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایک ایک عمل کو صحابہ کرامؓ ایسا پیش کرتے تھے کہ جب بھی کسی کا عمل خلاف دیکھتے تو یہ کہتے تھے کہ پیارے نبی ایسا نہیں کرتے تھے، جسے معلوم نہیں ہوتا تو یہ دیکھ کر سیکھ لیتے تھے**
>
> حضرت مولانا شاہ جمال الرحمٰن صاحب مفتاحی مدظلہ

جھوٹا ہے، وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی حیثیت سے یہ بات بھی سمجھ میں آنی چاہئے کہ جیسے آپ آخری نبی ہیں، ایسے ہی آپ کا دین بھی آخری دین ہے، آپ کی تعلیم بھی آخری تعلیم ہے، آپ کی ہدایت بھی آخری ہدایت ہے، آپ کی فکر بھی آخری فکر ہے، جو آپ لے کر آئے وہ قطعی، حتمی اور آخری ہے، ایسا نہیں ہے کہ نبوت کی حیثیت سے تو آپ آخری ہیں، مگر زندگی گزارنے کے اعتبار سے اس سے بھی اچھی کوئی چیز خواہ اخلاق ہو یا معاملات یا معاشرت ہو یا کوئی عمل اس سے بہتر ہے، ہرگز ہرگز نہیں ہے، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایک ایک عمل کو صحابہ کرامؓ ایسا پیش کرتے تھے کہ جب بھی کسی کا عمل خلاف دیکھتے تو یہ کہتے تھے کہ پیارے نبی ایسا نہیں کرتے تھے، جسے معلوم نہیں ہوتا تو یہ دیکھ کر سیکھ لیتے تھے، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھی صحابہ کرامؓ کے توسط سے عالم انسانی کو دے دی، اہل عرب دنیا میں حیثیت کے اعتبار سے کمتر تھے، جب انہوں نے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا شروع کیا تو پوری دنیا میں باحیثیت بن گئے، کیونکہ نبی رحمت تشریف لائے تو اہلِ عرب کی شبیہ متاثر تھی، آپ نے قرآن کی تعلیم دی، علم حق کو سمجھایا؛ اللہ کا تعارف کروایا؛ مقصد زندگی کی وضاحت کی، آخرت کے بارے میں صحیح علم سے انہیں سرفراز فرمایا، اپنی مبارک زندگی سے دین کو لوگوں کے سامنے رکھا....

حضرت مولانا دامت برکاتہم نے مجلس تحفظ ختم نبوت کاماریڈی کی جانب سے کی جانے والی خدمات کی ستائش کی اور تعاون کرنے کی ہدایت دی۔

مفتی سعید اکبر قاسمی مجلس تحفظ ختم نبوت نظام آباد نے کہا کہ مقصد حیات اللہ کی بندگی اور اس کی رضا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کائنات تمہارے لئے ہے اور تم کو آخرت کی تیاری کے لئے پیدا کیا گیا، انسان اس دنیا میں دو طرح کی زندگی گزار سکتا ہے، من چاہی اور نافرمانی اور معصیت والی، دوسری رب چاہی اور اطاعت خداوندی والی، من چاہی زندگی سے اللہ ناراض ہوتے ہیں، اللہ ہمارا خالق ہے سب اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے، اللہ کی ناراضگی بہت بڑی معصیت ہے، رب چاہی زندگی میں دنیا اور آخرت کی کامیابی نصیب ہوگی، خدا کو راضی کرنے کا جذبہ پیدا ہونا چاہئے، اپنی زندگی میں میں تقوی لائیں، بے فکری اور معصیت کو ختم کریں، غفلت سے گناہ کرنا آسان ہوجاتا ہے، آج فکر آخرت کم ہورہی ہے جبکہ یہ دنیا عارضی ہے، عقلمند وہی ہے جو آخرت کی فکر کرے، باطن کو سنوارنے کی کوشش کرے، امت میں بہت سارے گمراہیاں اور گمراہ فتنے کام کررہے ہیں، قادیانیت جس کا سرغنہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے، جو متفقہ طور پر کافر ہے، اکابر نے لکھا ہے کہ پوری تاریخ انسانی میں آج تک قادیانیت سے زیادہ بدترین فتنہ دنیا میں نہیں آیا۔

مجاہد ملت حضرت مولانا ابرارالحسن صاحب رحمانی صدر مجلس کاماریڈی نے کہا کہ لوگو! یہ بات اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھو ہمیں دنیا میں کیوں بھیجا گیا اور ہم کتنا اس پر پورے اترے ہیں، کاماریڈی کی سرزمین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی دشمن اپنا سر اونچا کرکے پھر رہے تھے اس وقت تحفظ ختم نبوت کے یہی جیالے ان کے مقابلے کے لئے آگے آئے اور اس وقت تک محنت اور کوشش کی جب تک وہ راہ فرار اختیار نہیں کئے، حق آتا ہے تو باطل چلا جاتا ہے، یاد رکھو! یہ سیاسی مفادات والے سرمایہ دار یا اور کوئی بھی ہو کام نہیں کرسکتے، جب تک کہ ان کے دل میں عشق نبی نہ ہو، یاد رکھیں دینی کام جذبۂ خلوص سے پورا ہوتا ہے، سرمایہ داری سے نہیں، ملت کے وہ غریب جو خلوص دل سے دو دو روپئے دیتے ہیں، ان سے کام چلتا ہے، میں تاکید کے ساتھ اپنے ساتھیوں سے کہتا ہوں سیاسی مفادات والے سرمایہ داروں سے اپنے کو اور کام کو دور رکھیں، کیونکہ یہ لوگ کبھی بھی کچھ بھی کرسکتے ہیں، کاماریڈی کے ان تمام کارکنان کو میں سلام کرتا ہوں، جن کی شب وروز کی محنت اور فکر وکوشش کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے قادیانیت کا فتنہ ہوا یا فیاض بھیا جیسے ملعونوں کا فتنہ ہو ان کا خاتمہ کیا، الحمدللہ جب بھی کاماریڈی میں ناپاک قدم گرے، یہ کاماریڈی کے غیور مسلمانوں نے کام کیا، قربانیاں پیش کیں، جسے ہم بھلا نہیں سکتے، تخت تاج ختم نبوت کی حفاظت کرنے اور اس کا ڈھنگ سیکھنے کے لئے ایسے پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں، اکابر کی سرپرستی لی جاتی ہے دردمندانہ اپیل کی کہ کاماریڈی کے غیور مسلمانو! ان مجاہدین ختم نبوت کی قدر کریں۔

حضرت مفتی غیاث الدین رحمانی دامت برکاتہم (صدر جمعیت علماء تلنگانہ و آندھرا و سرپرست مجلس ہذا) نے مجلس کی خدمات کو سراہا اور دعاؤں سے نوازتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت یہ ایک بڑا حساس مسئلہ ہے، اس موضوع پر کام کرنا اور اس کا دفاع کرنا، ناموس رسول کی حفاظت کرنا یہ ایمانی فریضہ ہے، اس پر خوب آگے آکر کام کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کو حاصل کریں اور جنت کے مستحق بنیں، جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے تشریف لائے ہوئے دارالعلوم دیوبند کے استاذ حدیث حضرت مولانا سلمان بجنوری صاحب دامت برکاتہم (خلیفہ مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی مجددی دامت برکاتہم) نے کلیدی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شیطان بذات خود اپنے کارندوں کے ذریعے مسلسل محنت کرتا ہے کہ آدم کی اولاد میں سے کوئی بھی آدمی جنت میں جانے کے قابل نہ رہے اور اللہ نے پیغمبروں کو انسانیت کے لئے ہدایت کا پیغام دے کر بھیجا کہ میرے بندوں کو شیطان کی چالبازیوں سے بچا کر جنت کے لائق بنائیں، ہمیں آج کے ماحول میں عام لوگوں پر محنت کرکے جنت میں لے جانا ہے، حضرت تھانویؒ نے ''شوقِ وطن'' میں لکھا کہ ایمان والوں کو جنت میں جانے کا شوق ہونا چاہئے، جبکہ قادیانی اور اس کے کارندے یہ چاہتے ہیں کہ کوئی بھی مسلمان ایمان پر قائم نہ رہے، سب کے سب قادیانی بن جائیں اور اس مقصد کے لئے وہ کھلم کھلا کام کرتے ہیں، ایک راستہ وہ ہے جو سب سے پہلے آزمایا گیا کہ کچھ لوگوں کو جھوٹے نبوت کے دعویداروں کے ساتھ کھڑا کریں جو حیات نبی میں اختیار کیا تھا جیسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو جھوٹے نبیوں کا ایک

طوفان کھڑا ہوگیا تھا، دوسرا انسانوں اور مسلمانوں کے دلوں میں دین ومذہب کے نام پر شکوک وشبہات پیدا کرنا ہے تاکہ وہ اسلام اور دینی احکام پر عمل کرنے کا انکار کریں، چنانچہ زکوٰۃ کے منکرین کھڑے ہوگئے، اسلام کے اسی حکم میں شکوک وشبہات پیدا کیا گیا کہ زکوٰۃ وصول کرنا یہ اللہ کے نبی کا کام تھا، جواب باقی نہیں رہا، جبکہ یہ حکم خداوندی قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے ہے، خلیفۂ رسول اللہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے اس کی سنگینی کو سمجھا اور ایک نعرہ لگایا کہ دین میں کمی کی جائے اور میں زندہ رہوں، یہ ممکن نہیں، یہ نصب العین تھا، جو ابوبکر صدیقؓ نے امت پر تمام کردیا، صحابہ کرامؓ نے گواہی دی کہ ابوبکر صدیقؓ نے انبیاء کی جانشینی کا حق ادا کر دیا، وہ کام کیا جو اپنے دور میں انبیاء کرام کیا کرتے تھے، اکابر علماء ہند اور ان کے نام لیوا امت کی نمائندگی اور رہبری سے ان فتنوں کی سرکوبی کے کام کررہے ہیں، یہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں اور مسلمانوں کے ایمان کو بچانے کے سلسلہ میں اپنے بزرگوں کی راہ پر چل کر وہ کام کررہے ہیں جو ابوبکر صدیقؓ کی قیادت میں حضرات صحابۂ کرامؓ نے کیا تھا، آج اس جلسہ سے اپنے دلوں میں یہ مشن بٹھا کر کے جائیں اور آج یہ عہد کریں کہ ہم، ہمارے بچے اور ہماری نسلیں دین پر ایمان پر قائم رہیں، اس کی محنتیں ہمیں کرنا ہے، ورنہ دشمن اس کو ختم کرنے کی پوری کوشش میں لگے ہیں، بیشک دنیا میں سب سے بڑی نعمت ایمان ہے، جنت اور جنت کی نعمتیں بھی ایمان کے بدلے اور طفیل ہی سے ہیں، اللہ کو رب مانیں راضی ہوکر، اسلام کو دین مانیں راضی ہوکر، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مانیں راضی ہوکر، دنیا والے جانتے ہیں کہ جو جس پر راضی ہوکر عمل کرتا ہے، ان کو اس کا شوق اور ذائقہ مل جاتا ہے، جسے اس کی زندگی سے نکالنا آسان نہیں ہوتا، حلاوت ایمانی بڑی نعمت ہے، عبداللہ بن حذافہؓ کو ان کے لشکر سمیت اہل روم نے گرفتار کیا اور بادشاہ کے سامنے پیش کیا، عیسائی بادشاہ نے کہا کہ ہمارے ساتھ آجاؤ، انہیں بہت سی لالچیں دیا، سب سے بڑا لالچ یہ دیا کہ تم اور تمہارا لشکر ہمارے مذہب کو قبول کرلو اپنی بیٹی سے تمہاری شادی کرواؤں گا، اور میری آدھی سلطنت تمہیں سونپ دوں گا، مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیشواؤں کی حقیقت دیکھیں تو یہی لالچ والے راستے ملتے ہیں، عبداللہ بن حذیفہؓ نے عیسائی بادشاہ کے لالچ کو رد کردیا، اور کہا کہ ایمان بہت قیمتی چیز ہے، تو بادشاہ نے حکم دیا کہ بڑے سے برتن میں تیل گرم کرو اور ان سب کو اس کھولتے تیل میں ڈال دو، عبداللہ ابن حذافہؓ نے کہا کہ دین کے لئے جان قربان کرنے جا رہا ہوں، حسرت ہورہی ہے کہ کاش میرے پاس اپنے بدن کے ہر بال کے بدلہ جان ہوتی تو اس کو ایمان پر قربان کرتا، یہ معاملہ ایمان کا ذائقہ چکھنے کے بعد ہوتا ہے۔

ہندوستان میں علماء کو جیلوں میں انگریز نے ڈال دیا اور ان کو پھانسی کی سزائیں سنائیں، تب بھی علماء نے دین کے تحفظ کا کام کیا، حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم نے ایک ملک کا واقعہ نقل کیا کہ کچھ مسلمانوں کو غلام بنا کر کیمپ میں بند کیا گیا، دن بھر ان سے کھیتی باڑی کا کام لیا جاتا اور دن بھر کام کرتے تھک جاتے تو انہیں رات کو سونے کا وقت دیا جاتا تھا، دن میں انہیں نمازوں کی ادائیگی کا موقع نہیں ملتا تھا، جب داروغہ سوجاتا تو چپکے سے پہاڑوں پر جاکر فجر سے عشاء تک کی ساری نمازیں قضا پڑھتے تھے، اس کے بعد ایک وقت آیا کہ کسی دشمن نے اس ملک پر حملہ کیا تو انہیں جنگ لڑنے کو کہا تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ہم ضرور جنگ لڑیں گے بدلے میں ہمیں نہ مال چاہئے نہ جاہ، بلکہ ہمیں ایک مسجد چاہئے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ جنگ میں کامیاب ہوئے اور انہیں مسجد بنائی کردے دی گئی اور اب بھی وہ مسجد موجود ہے، اسلام کے مذہبِ صحیح ہونے پر اطمینان ہوگیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر یقین ہوگیا تو ایمان کا ذائقہ مل جائے گا، اس کو کمزور اور ختم کرنے کے لئے جھوٹے نبیوں کو کھڑا کیا جاتا رہا ہے، اسلام کے احکامات میں شک وشبہات پیدا کئے جاتے رہے ہیں، سلسلۂ نبوت کے ختم ہونے کے بعد نبوت پر دلیل مانگنا کفر ہے ایسے ہی سود بھی حرام ہے اس پر دلیل مانگنا بھی جہالت ہے ان شکوک وشبہات سے متاثر نہ ہوں بلکہ اپنے گھر والوں، بچوں اور نسلوں کو اس دین محمدی پر لانے کی خوب محنتیں کریں، جو ہمیں جہنم سے بچانا ہے، اور ان پر اتنی محنت کرنا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت ان کے ایمان پر ڈاکہ ڈال نہ سکے۔

محمد علی شبیر صاحب سابقہ منسٹر و قائد کانگریس نے مجلس ختم نبوت کا مارکیڈی کی خدمات کو خوب سراہا اور کہا کہ ضرورت ہے اس بات کی کہ ہم دیکھیں کہ ہم نے دین کے لئے کتنا وقت دیا ہے اور ہم کتنا وقت دے رہے ہیں، تمام کارکنان

وخدام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم ممنون ہیں آپ نے کاماریڈی سے اس گندے فتنوں کا صفایا کیا، دین محمدی کو سب کے سامنے واضح کیا، آخر میں اپیل کی کہ ہر بچے کو مکتب کی تعلیم پر پابند بنائیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں آپ کی تعلیمات پر اور آپ کے بتائے ہوئے عقیدے پر اپنے بچوں کو لانے کی فکر کریں، دینی تعلیم کے ساتھ اپنے بچوں اور بچیوں کو دنیاوی تعلیم میں بھی آگے بڑھائیں۔

حافظ محمد فہیم الدین منیری ناظم مجلس نے کارکردگی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ کاماریڈی کے قیام کے پورے اکیس سال مکمل ہوچکے ہیں، قادیانی کاماریڈی اور اس کے اطراف میں اپنی ریشہ دوانیوں سے پنجاب سے آئے ہوئے نمائندوں کے ساتھ مل کر دیہاتی معصوم مسلمانوں کے ایمان کو بہت کمزور کررہے تھے، کاماریڈی میں اپنا ایک اسکول قائم کرکے عوام الناس کو دھوکہ دے رہے تھے، جس کی نحوست سے بہت سارے مسلمان چالبازیوں سے متاثر ہوچکے تھے، مسلمان لڑکیوں سے نکاح کررہے تھے اور مسلمان ان کے نکاحوں میں شرکت کو کوئی قبیح نہیں سمجھتے تھے، اللہ نے مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا ابرارالحسن صاحب رحمانی دامت برکاتہم کی قیادت اور آپ کے مستقل اسفار کی برکت سے 24 متاثرہ دیہاتوں کے مسلمانوں کو قادیانیوں کے چنگل سے نکالا، الحمدللہ! مکاتب کے قیام اور مساجد کی تعمیر کی فکر کی گئی، ایسے کئی مقامات جہاں اذان، نماز کا کوئی نظم نہیں تھا، امام صاحب کا کوئی نظم نہیں تھا، وہاں محنتیں ہوئیں کامیابی ملی، بفضلہ تعالیٰ کئی مقامات پر مسجدوں کی تعمیر ہوئی، معلمین کا نظم ہوا، جو بچے قادیانی اور عیسائیوں کے ترانے گاتے تھے آج وہ تحفظ ختم نبوت کے نعرے لگارہے ہیں، لوگوں میں شعور بیداری کے لئے یہ سالانہ اجلاس منعقد کیا جاتا ہے، الحمدللہ! اب 87 مکاتب میں 68 معلمین خدمات انجام دے رہے ہیں، 1200 سے زائد طلبہ وطالبات کو معلمین قرآنی تعلیم ودینی تربیت دے رہے ہیں، اس وقت مجلس کے ماہانہ اخراجات ڈھائی لاکھ روپے سے متجاوز ہیں، اس کے علاوہ ماہانہ بیواؤں اور معذورین میں راشن اور وظائف بھی تقسیم کئے جاتے ہیں، رمضان کے موقع پر رمضان راشن اور عید پیکج تقسیم کے علاوہ مستحقین میں علاج معالجہ، شادیوں میں جزوی تعاون کیا جاتا ہے، اور قربانی کا گوشت پہنچایا جاتا ہے، جہاں مساجد نہیں ہیں، وہاں مساجد تعمیر کروائی جاتی ہیں، یہ ان اخراجات کے علاوہ ہے، اپلوائی جو سابق میں قادیانیوں کا گڑھ بنا ہوا تھا، قادیانیت کا صفایا ہوا، اب وہاں الحمدللہ اکابر کی دعاؤں اور محنتوں کی برکت سے خوبصورت مسجد تعمیر ہوچکی ہے، نرمال جہاں کے دوعورتیں عیسائی بن چکی تھیں، مستقل جدوجہد کے بعد دوبارہ اسلام میں داخل ہوئیں، اور وہاں ایک بہترین مسجد بنائی گئی، نیز ایسے دیہات جہاں مسجدیں نہیں ہیں، وہاں مساجد کی تعمیر انتہائی ضروری ہے، بالخصوص ماچاریڈی منڈل میں کا کولا تانڈہ رحمت نگر جو ایک سنگتراش بستی ہے، جہاں مسجد کی تعمیر کی اشد ضرورت ہے کوشش جاری ہے، الحمدللہ ایک بیوہ خاتون نے اللہ کے گھر کی تعمیر کے لئے زمین دینے کا وعدہ کیا ہے، مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں مجلس کوشاں ہیں، درخواست ہے کہ چھوٹے چھوٹے مقامات پر کم سے کم مکتب کے قیام کی فکر کریں، مجلس کے ماہانہ اور سالانہ ممبر بنیں، اپنے اپنے دوست احباب اور اقرباء اور رشتہ داروں کو بھی ممبر بنائیں، اسی طرح چندہ باکس اپنے گھر اور اپنی دکان میں رکھیں، اور مساجد کے صدور اور ائمہ عظام سے درخواست ہے کہ وہ ایک جمعہ کا چندہ مجلس تک کو عنایت فرمائیں، ایک مکتب یا کچھ مکاتب کی ذمہ داری لیں، مجلس کی مسجد اور دفتر کے لئے زمین خریدی گئی ہے، اس سلسلہ میں تعاون فرمائیں، اس کے علاوہ نلامڑ گو اور دیگر مقامات پر معلمین کے حجرات کی تعمیر کے لئے فکر فرمائیں،

جلسہ کا آغاز قاری خوش الحان مولانا حافظ عدنان ذاکر حسینی آفس سکریٹری مجلس کی قرأت کلام پاک سے ہوا، جبکہ بلبلِ ہندو عالمی شہرت یافتہ مفتی طارق جمیل قاسمی قنوج یوپی وقاری ظہیر الاسلام نے نعت پیش کرکے سامعین کرام کے دلوں کو عشق نبی میں خوب اضافہ کیا، آپ کی نعتیں سن کر مجمع نعرۂ تکبیر اور ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، اور اللہ اللہ کا ورد زبان خاص وعام نے کیا، مفتی طارق جمیل قاسمی کو خوب داد وتحسین سے نوازا گیا، ناظم جلسہ مفتی عمران خان قاسمی مبلغ مجلس کاماریڈی نے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ نظامت کے فرائض انجام دیئے، مولانا منظور مظاہری نے استقبالیہ کلمات ادا کئے، جبکہ مولانا مفتی محمد خواجہ شریف مظاہری ترجمان مجلس نے افتتاحی کلمات کے ذریعہ آنے والے مہمانوں کا استقبال کیا، مولانا ناظر الحق نگراں مجلس نے طلباء مکاتب کا بہترین پروگرام پیش کیا، جس کو حاضرین مجلس نے طلباء مکاتب کے شاندار پروگرام سے متاثر ہوکر انعامات سے نوازا.....

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
ملتان پاکستان
Aalami Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat
HEAD OFFICE : HAZOORI BAGH ROAD, MULTAN - PAKISTAN PH: 4783486 FAX : 4583486
اسلام آباد:051-2829186 لاہور:042-35862404 فیصل آباد 0301-7224794 کراچی:021-32780337 کوئٹہ:081-2841995 پشاور0333-9223020

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جناب عبدالسالک خان صاحب ...... چیئر مین پبلک سروس کمیشن بلوچستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی!

جناب عالی! گزشتہ ہفتہ اس نئی صورت حال پر ملک میں تشویش کی لہر دوڑ گئی کہ ایک ایسا غیر مسلم اقلیت گروہ قادیانی جن کے کفر پر تمام عالم اسلام، سپریم کورٹس، وفاقی شرعی عدالت، آئین پاکستان اور تمام مکاتب فکر متفق ہیں۔ان کے ایک رائٹر محمد علی لاہوری کی کتاب ’’The Early Caliphate‘‘ پبلک سروس کمیشن کے امتحان کے لئے امدادی کتب میں شامل ہے۔

آپ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے رہنماؤں کا وفد حضرت مولانا قاری انوارالحق حقانی صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد کوئٹہ ورکن مرکزی مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی قیادت میں ملا، آپ نے وفد کے خیالات ومطالبات کو ہمدردی سے سنا اور پھر اس کا ازالہ بھی فرمایا کہ ایک نوٹیفکیشن کے ذریعہ قادیانی کی کتاب کو پبلک سروس کمیشن کی امدادی کتب سے نکال دیا۔

محترم جناب! قادیانیت کا وجود اسلام دشمنی کی سب سے بڑی علامت ہے۔اس کا بانی ملعون قادیان نے جہاں خود کو رسول ونبی کہا، وہاں خود کو بعینہ محمد رسول اللہ قرار دے کر محمد ثانی کا لقب اختیار کر کے خود پر محمد رسول اللہ کی وحی کے نازل ہونے کا ملعونانہ دعویٰ بھی کیا۔اس لئے اس کا اور اس کے ماننے والوں کا وجود اس وقت دھرتی پر اہانت رسول کی چلتی پھرتی تصویروں کا نام ہے۔ان سے بچنا اہل اسلام کو بچانا مسلمانوں کا اولین فریضہ ہے۔

انتہائی خوشی ہے کہ آنجناب نے ایک نازک اور حساس دینی امر کا ادراک کر کے سرکاری غلطی کا بروقت ازالہ کیا۔اس امر پر آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

حق تعالیٰ آپ کو دارین کی راحتوں سے سرفراز فرمائے اور ملک کی سلمیت واستحکام کے لئے اپنی بہترین صلاحیتوں کو ادا کرنے کی توفیق نصیب کرے۔ایک بار پھر شکریہ کے ساتھ اجازت۔

والسلام

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
27/5/2022

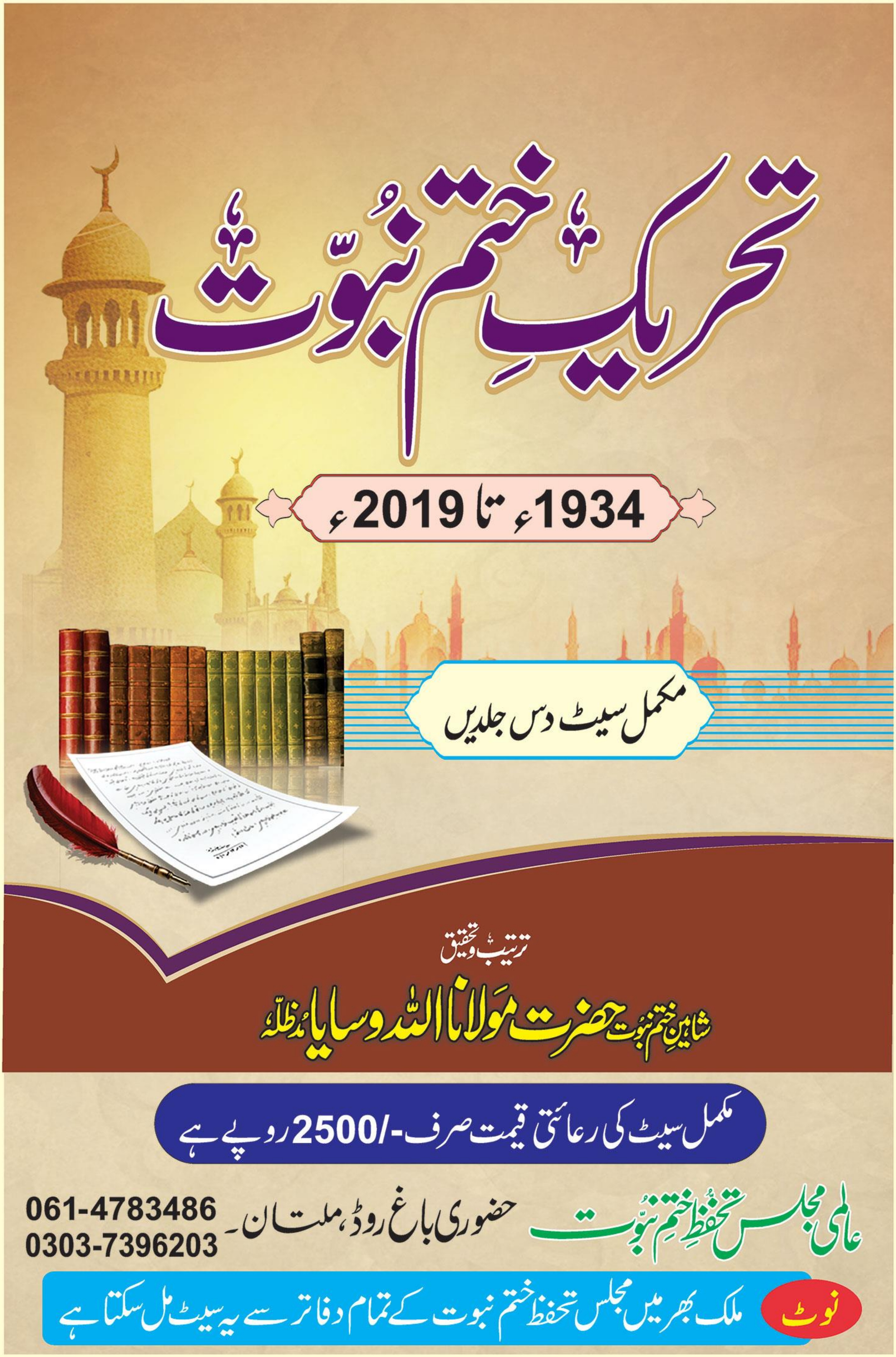
تحریکِ ختمِ نبوّت
1934ء تا 2019ء
مکمل سیٹ دس جلدیں
ترتیب وتحقیق
شاہینِ ختمِ نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
مکمل سیٹ کی رعائتی قیمت صرف -/2500 روپے ہے
عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت
حضوری باغ روڈ، ملتان۔
061-4783486
0303-7396203
نوٹ
ملک بھر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر سے یہ سیٹ مل سکتا ہے